قیامت اور زندگی
وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا
"اور وہ (عیسیٰ) قیامت کی نشانی ہے" (سورۂ زخرف ۶۱)
فرشتہ نے کہا
"کیونکہ (مسیح مصلوب) اپنے کہنے کے مطابق جی اُٹھا ہے"
(انجیل متی ۲۸: ۶)
برائے متلاشیانِ حق
مصنف
برکت اے خال

قیامت اور زندگی

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا

"اور وہ (عیسیٰ) قیامت کی نشانی ہے" (سورہ زخرف ۶۱)

فرشتہ نے کہا

"کیونکہ (مسیح مصلوب) اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے"
(انجیل متی ۲۸ : ۶)

برائے متلاشیانِ حق

مُصنّف

برکت اے خان

برکت اے خاں

فہرست مضامین

دوستانہ رُوح میں خط و کتابت کریں،
پادری برکت اے خاں رُکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل
وکٹر ہاؤس وارڈ ۶ سیالکوٹ ۲

باراوّل ________ دسمبر ۱۹۸۹ء
زمزمہ پرنٹنگ پریس سیالکوٹ

خداوند یسُوع مسِیح نے مارتھا سے کہا کہ تیرا بھائی جی اُٹھے گا
" مارتھا نے اس سے کہا مَیں جانتی کہ قیامت میں آخری دِن
جی اُٹھے گا۔ یسُوع نے اُس سے کہا۔
" قیامت اور زندگی تو مَیں ہُوں"
جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔
اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے
وہ ابد تک نہ مرے گا" پھر اس کے بھائی لعزر کی قبر پر جاکر
" اُس نے بلند آواز سے پکارا کہ
اے لعزر نکل آ جو مر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے
ہوئے نِکل آیا" (انجیل یوحنا ۱۱: ۲۲ تا ۲۶ و ۴۳-۴۴)

قیامت اور زندگی

قیامت عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ بطور مؤنث استعمال ہوتا ہے
قیامت بمعنی زندہ ہونا، تبدیل ہونا، بدل جانا، قائم ہونا، کھڑا ہونا۔
قیامت کو یوم آخر بھی کہتے ہیں۔ یوم قیامت قبروں میں دفن شدہ کا
زندہ ہو کر قبروں سے نکل آنے کا دن ہوگا۔ اُس دن جو زندہ ہوں گے
اُن کے بدن بھی بدل جائیں گے۔ لیکن وہ جسم جو قبروں سے جی اُٹھیں
گے اور جو زندہ ہوں گے۔ اُن کے جسم بدل جائیں گے۔ وہ پہلے جسم کی
طرح نفسانی اور مادی اور خاکی نہ ہوں گے۔ وہ جسم تذکیر و تانیث یعنی
مرد اور عورت کے امتیاز سے پاک ہوں گے۔ کیونکہ وہ نفسانی نہیں بلکہ
فرشتوں کی مانند نوری اور فرشتوں کی مانند تذکیر و تانیث اور بیاہ
شادی اور غلبۂ نفس اور ازدواجی لذت اور نفسانی محسوسات سے
پاک ہوں گے۔ کیونکہ غلبۂ نفس والے پہلے جسم کو قبر کی مٹی فنا کر دیتی ہے
اور قبرستان میں جب گورکن نئی قبر کھودتے ہیں تو کبھی کبھی کسی مُردہ کی
ہڈیاں بھی برآمد ہوتی ہیں۔
وہ جسم جو قبروں میں سے جی اُٹھیں گے نفسانی و مادی اور
خاکی بدن کی طرح کھانے پینے بھُوک پیاس گرمی سردی اور ضروریاتِ
زندگی اور غلبۂ نفس سے بالکل پاک ہوں گے۔ لکھا ہے :-
اُس کے بعد نہ کبھی اُن کو بھُوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی اُن کو

دُھوپ ستائے گی نہ گرمی"۔ (انجیل مکاشفہ ۷ : ۱۶)

دُنیا میں جن مُردوں کو خداوند یسُوع مسیح نے اس خاکی مادی جسم سمیت زندہ کیا تھا۔ وہ اُن کے لواحقین کے غم کو دُور کرنے اور اُن کی تسلی اور خاندانی ضروریات اور خداوند یسُوع مسیح کے جلال کے ظہور اور عظمت کے لیئے تھا۔ اس لیئے ان مُردوں کو اُسی خاکی مادی جسم سمیت زندگی دی کیونکہ اُن مُردوں کے جسم ابھی ضائع نہ ہوئے تھے۔ یہ اِس لیئے ہُوا تاکہ دُنیا میں خُدا کے صاحبِ اختیار برگزیدہ اور پیارے آسمانی بیٹے کی قدرت اور اُس کے آسمانی جاہ و جلال کا شانِ الٰہی دیکھ کر اس کے شاگردوں کے مسیحی ایمان کو تقویت حاصل ہو۔ اور جو اُس سے دُور ہیں اُن کے لئے ایمان کا دروازہ کھل جائے۔ چنانچہ یوں لکھا ہے:۔

"لیکن سردار کاہنوں نے مشورہ کیا کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں کیونکہ اُس کے باعث بہت سے یہودی چلے گئے اور یسُوع پر ایمان لائے" (انجیل یوحنا ۱۲: ۱۰-۱۱)

چونکہ خداوند یسُوع مسیح نے اپنی تین سالہ زمینی خدمت کے دوران کئی مُردوں کو آواز دے کر زندہ کیا تھا۔ اس لیئے روزِ قیامت بھی مُردوں کے زندہ کرنے کا وعدہ فرمایا ہے کہ مُردے خُدا کے بیٹے کی آواز سُن کر قبروں میں سے زندہ ہوں گے۔ اس لیئے اہلِ اسلام کو بھی بذریعہ قرآن مجید یہ خبر دی گئی ہے کہ جناب عیسیٰ المسیح مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اس لئے وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

"عیسیٰ قیامت کی نشانی ہے"

یعنی ایک بات تو یہ کہ وہ خود مُردوں میں سے جی اُٹھے تھے۔ اس لیئے وہ قیامت کی نشانی کا زندہ ثبوت ہیں۔ دوسری بات یہ کہ مُردوں کے جی اُٹھنے کی قیامت اس وقت ہو گی جبکہ جنابِ عیسیٰ المسیح آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس لیئے جنابِ عیسیٰ المسیح کی آسمانی آمدِ ثانی سے پہلے قیامت نہ ہو گی۔ لیکن کئی سر پھرے لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو جنابِ عیسیٰ المسیح کی آسمانی آمدِ ثانی اور قیامت کے منکر ہیں اور وہ قیامت کے غلط معنی اَخذ کرتے ہیں۔ چنانچہ قادیانی قیامت کے اس عقیدہ کے منکر ہیں۔ کہ جنابِ عیسیٰ المسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حالانکہ یہ لوگ ایک ہی قرآن کو مانتے ہیں۔

کیونکہ یہ بات اُن کی برداشت سے باہر ہے کہ عیسیٰ المسیح زندہ ہوں آسماں پر اور سب ہادیانِ دین مدفون ہوں قبر میں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی عظمت کے بارے میں جو باتیں قرآن مجید میں لکھی گئی ہیں اُن پر اہلِ اسلام دھول ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اُن آیات کے غلط معنی اَخذ کرتے ہیں۔

کیا قیامت میں بیاہ شادی ہوگی؟

"اُسی دن صدوقی جو کہتے ہیں کہ قیامت ہے ہی نہیں۔ اُس کے پاس آئے اور اُس سے یہ سوال کیا کہ اے اُستاد! موسیٰ نے کہا تھا کہ اگر کوئی بے اولاد مر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بیوی سے بیاہ کرے اور اپنے بھائی کے لئے نسل پیدا کرے۔ اب ہمارے درمیان سات بھائی تھے۔ اور پہلا بیاہ کرکے مر گیا اور اس سبب سے کہ اس کے اولاد نہ تھی۔ اپنی بیوی اپنے بھائی کے لئے چھوڑ گیا اسی طرح دُوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک۔ سب کے بعد وہ عورت بھی مر گئی۔

پس وہ قیامت میں اُن ساتوں میں سے کس کی بیوی ہوگی کیونکہ سب نے اُس سے بیاہ کیا تھا۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم گمراہ ہو۔ اس لیئے کہ نہ کتابِ مُقدس کو جانتے ہو۔ نہ خدا کی قدرت کو۔ کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔" یعنی تذکیر و تانیث سے پاک
(انجیل متی ۲۲: ۲۳-۳۰)

ہمارے زمانہ میں بھی ایسے خیالات کے لوگ اِسی عقیدہ کے قائل ہیں اور وہ کتابِ مُقدس کو نہیں جانتے۔ کہ روزِ قیامت بہشت میں بیاہ شادی ہوگی یا نہیں اور بہشت میں کھانے پینے کی بکثرت اعلیٰ چیزیں بھی ملیں گی۔ اور تسکینِ نفس اور

خواہشات جسمانی کی وہ سب چیزیں جو اس دُنیا میں اِن کو میسّر نہ آسکیں گی بہشت میں مہیا کی جائیں گی۔ لیکن بہشت میں عورتوں کے مفاد کے لیئے کچھ نہیں لکھا گیا۔ کہ اُن کو کیا ملے گا؟

جب انسانی جسم خاک سے خاک میں مل جاتا ہے تو انسانی رُوح عالمِ ارواح میں جاتا ہے۔ پھر ہر انسان روزِ قیامت یعنی یومِ آخر اُسی رُوح میں زندہ کیا جائے گا۔ یہ بات کہ قیامت کب اور کس طرح آئے گی۔ اور عدالت اور عدل و انصاف، سزا جزا کس طرح عمل میں آئیں گے؟ اس کے لیئے ایسی سچی اور عجیب باتیں وہی بیان کر سکتا ہے۔ جو آسمانی ہستی ہے جو آسمان میں رہتا ہے۔ فردوس اور جہنم جس کے اختیار میں ہیں۔ جو آسمانی بھیدوں کو جانتا ہے جو آسمان سے اُتر کر دنیا میں آیا ہو۔ جو خدا کے ساتھ ساتھ رہتا ہو۔ جو خدا کی ذاتِ الٰہی میں اعلیٰ مقام رکھتا ہو۔ جو خدا میں سے نکل کر دُنیا میں جلوہ گر ہُوا ہو۔ یعنی وہ جو خدا سے صادر ہو کر مُجسّم ہُوا۔ اور انسانی صورت میں جلوہ گر ہُوا ہو۔ جیسے سُورج سے روشنی صادر ہو کر جلوہ گر ہوتی ہے۔ اسی طرح کلمۃ اللہ جو خدا سے خدا اور نور سے نور اور زندگی سے زندگی ہے۔ جو برحق سے برحق اور جو خدا کے جلال کا پرتو اور کامل خدا ہے۔ وہ خدا سے صادر ہُوا۔

انسان کی حقیقی انسانیت انسان کے خاکی جسم اور باطن میں پوشیدہ رہتی ہے یعنی "باطنی انسانیت" (افسیوں ۳: ۱۶) بذریعہ حواسِ خمسہ جس کا انسان اظہار کرتا ہے۔ دوسری چیز انسان کے باطن

میں انسانی رُوح بھی ہے۔ انسانی رُوح بھی مخلوق ہے جسے شعور بھی کہتے ہیں۔ انسانی رُوح وشعور کے سبب انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ یوم آخر میں مُردے جی اُٹھیں گے تو انسانی رُوح کو دوبارہ ایک جسم عطا کیا جائے گا جو خاکی اور نفسانی نہ ہوگا۔ یہ جسم فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ پھر لوگ خُدا کے تخت عدالت کے سامنے حاضر کئے جائیں گے اور عدالت ہوگی۔ یہ عدالت کون کرے گا۔ اور کس طرح ہوگی؟

خُدا تعالیٰ کے ایمانداروں فرمانبرداروں اور عبادت گزار انسانوں کو مقامِ فردوس میں عظیم مقام دیا جائے گا۔ وہ خُدا کے مُبارک لوگ ہوں گے۔ اور خدا کے بے ایمان نافرمان بے دینوں اور انسانی ہمدردی کے بے پھل کاموں کی وجہ سے ہر ایک کو سزا کا عذابِ آخرت ملے گا۔ جہنّم کی آگ جہاں رونا اور دانت پیسنا اور جلنا ان کا ٹھکانا ہوگا۔ (انجیل متی ۱۳: ۴۲)

مقامِ فردوس اور حیثیت بہشت اور آتشِ جہنّم کے بارے میں تمام حالات صرف خدا تعالیٰ کی ذاتِ الٰہی علیمِ کُل ہی بیان کر سکتی ہے کہ وہاں کیا کچھ ہوگا۔ کیونکہ ابتدائے عالم سے خدا تعالیٰ نے تمام سابقہ انبیأ سے اُن آسمانی بھیدوں اور یوم آخرت کے مکاشفات کو پوشیدہ اور مخفی رکھا تھا۔ اس لیئے کہ انبیا کرام آسمان سے نہ آئے تھے نہ آسمان پر گئے تھے اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہمارے ہادی اللہ کے پاس پہنچے تھے تو اگر وہ اللہ کے پاس پہنچے ہوتے تو وہ ضرور واپس آکر بتاتے کہ خدا کا بیٹا مسیح یسوع خدا تعالیٰ کے دہنے

تخت نشین اور سرفراز ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ جو آسمانی روح اللہ ہیں۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے ایک عالم شرع فریسی اُستاد سے کہا۔

جب مَیں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہیں کیا۔ تو اگر مَیں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیوں کر یقین کرو گے؟ اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابن آدم (خدا کا بیٹا) جو آسمان میں ہے۔"

(انجیل یوحنا ۳: ۱۲-۱۳)

سابقہ انبیاء کرام واجب الاحترام ضرور ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو مرتبہ ومقام اور اختیار اُن کو نہیں دیا اُن کو اس سے اعلیٰ مرتبہ اور اعلیٰ مقام اور اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اختیار کا اہل قرار دینا اُن کے احترام وعزت کی بجائے اُن کی شانِ نبوّت کی توہین بلکہ اُن سے مذاق ہے۔ مثلاً اگر آپ کسی تحصیل دار کو سلام کرتے وقت کہیں گے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب سلام تو وہ تحصیل دار فوراً سمجھ جائے گا کہ اِس سلام کرنے والے شخص نے میرا مذاق اُڑایا ہے۔ کیونکہ مَیں ڈپٹی کمشنر نہیں ہوں۔ یہی حال اُن لوگوں کا ہے۔ جو اپنے دین کے بانی کے بارے میں مبالغہ آمیزی کرتے ہیں کہ ہمارے ہادی نبیوں کے سردار ہیں وہ محبوبِ خدا ہیں۔ وہ مقصودِ کائنات ہیں۔ وہ وجہ تخلیقِ کائنات ہیں وہ نبیوں کے سرتاج ہیں۔ وہ روزِ قیامت شفاعت کریں گے۔ سب نبی اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ مبالغہ کی حد ہوگئی۔ کیونکہ مبالغہ آمیزوں کے پاس ایسی باتوں کی کوئی الہامی حیثیت اور آسمانی دلیل موجود نہیں۔ انبیا کرام

کوئی ثبوت موجود نہیں۔

آسمان سے نہ آئے تھے۔ جیسے خداوند یسوع مسیح اُلوہیت کے جلال میں رُوح اللہ اور کلمۃُ اللہ تھے اور وہ آسمان سے اُترے تھے۔ انبیاء کرام نے آسمانی دنیا میں جاکر قربِ الٰہی اور دیدارِ الٰہی اور وصالِ باری تعالیٰ حاصل نہ کیا تھا، کیونکہ اپنی حیات اور بعثت سے پہلے وہ رُوح اور جسم کے لحاظ سے کسی بھی وجود میں نہ تھے۔ وہ سب نیست سے ہست کئے گئے تھے وہ محض خدا کے بندے تھے۔ اور خدا نہ تھے۔

چنانچہ انبیاءِ کرام اپنی انسانی رُوح کے اعتبار سے اور اپنے جسم کے اعتبار سے مخلوق اور حادث تھے۔ وہ خدا کے بندے تھے۔ اُن کو جو تھوڑا بہت آسمانی باتوں کا بھید اور خبر اور علم اور مکاشفہ دیا گیا تھا۔ وہ اُن کو اس وقت دیا گیا تھا جب وہ اپنے خاکی اور فانی جسم میں متولّد ہونے کے بعد منصبِ نبوّت پر سرفراز کئے گئے تھے۔

لیکن خدا تعالیٰ وقتاً فوقتاً انبیاءِ کرام کو چند لمحوں کے لیئے دیدار و نیاز فرماتا رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی حقیقی الہامی کتابِ مُقدّس بائبل میں دیدارِ الٰہی کے عجیب واقعات بکثرت موجود ہیں۔

۱- خدا کے کلامِ نفسی کی پہلی صُورت یہ ہے کہ ذاتِ الٰہی ایک ازلی ابدی زندہ آسمانی ہستی ہے۔ لیکن ذاتِ الٰہی کے سوا ازل سے کائنات عالم کا کوئی وجود نہ تھا۔ جب خدائے قادر کو پسند آیا تو اندیکھے خُدا کی ذاتِ الٰہی سے امرِ ربّی یعنی اُس کا الٰہی باطنی کلامِ نفسی صادر ہوا۔ اور کلامِ نفسی نے کائناتِ عالم کی تخلیق کا حکم دیا۔ اور کہا کہ ہو جا۔ سو ہو گیا۔ اور کائناتِ عالم معرضِ وجود میں نیست سے ہست ہو گئی۔

چنانچہ جناب عیسیٰ روحُ اللہ اور رُوح امرِ ربّی (سورۂ اسرائیل ۸۵) لکھا ہے کہ:- "خُدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔" (پیدائش ۱:۱) لیکن ابتدا میں روزِ اوّل ساری زمین پانی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ چنانچہ بزرگ داؤد نبی زبور میں لکھتے ہیں:-

(اے خدا) تُو نے اُس کو سمندر سے چھپایا جیسے لباس سے۔ پانی پہاڑوں سے بھی بلند تھا۔
وہ تیری جھڑکی سے بھاگا۔
وہ تیری گرج کی آواز سے جلدی چلا
اُس جگہ پہنچ گیا جو تُو نے اُس کے لیئے تیار کی تھی۔
پہاڑ اُبھر آئے۔ وادیاں بیٹھ گئیں۔
تُو نے حد باندھ دی تاکہ وہ آگے نہ بڑھ سکے۔
اور پھر لوٹ کر زمین کو نہ چھپائے (زبور ۱۰۴: ۶-۹)

خُدا نے کُل کائناتِ عالم جمادات، نباتات اور حیوانات اور آخر میں ابُوالبشر آدم اور حوا کو اپنے کلامِ نفسی کی قدرت سے انہیں نیست سے ہست کیا تھا۔ ہماری کائناتِ عالم مخلوق ہے۔ اور خدا تعالیٰ ساری کائناتِ عالم کا واجد خالق ہے۔ اور کائناتِ عالم خدا کے کلام کی قدرت سے بنی تھی۔ ہمارے بزرگ آدم و حوا نیست سے ہست کئے گئے تھے اِس لئے ماسوا ہمارے خداوند یسوعؑ روحُ اللہ تمام انبیا کرام ہمارے بزرگ آدم کے صُلب سے نیست سے ہست کئے گئے تھے۔ لیکن حضرت آدم بوجہ حکم عدولی غلبۂ نفس باغِ عدن

سے نکالے گئے تھے اور دوبارہ عدن میں نہ گئے۔ توبہ قبول نہ ہوئی۔

۲۔ خُدا کے کلامِ نفسی کی دُوسری صورت یہ ہے کہ خُدا نے نسلِ آدم کی ہدایت و رہنمائی کے لیئے انبیاء کرام مقرر کئے تھے۔ اُن کو عرفانِ الٰہی اور الہامِ الٰہی بخشا۔ اُن کو رُوح القدُس کی تحریک فرمائی تاکہ خدا کی طرف سے کلام کریں۔ اِس لیئے خُدا کا کلام نفسی کلامِ لفظی کی صُورت میں خُدا سے صادر ہُوا۔ اور اُس نے رُوح القدُس کی تحریک سے انبیاءؑ سے کلام کیا۔ اور کتابِ مُقدّس بائبل انبیاء کرام کے وسیلے سے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اور انبیاء کرام نے خدا کے کلام کی باتوں کو اُن الفاظ میں قلمبند کیا جو خدا نے اُن کی زبان میں انہیں سکھائے تھے۔

(۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۳) کتابِ مُقدّس بائبل اقوامِ عالم کی رہنمائی اور ترقی اور خوشحالی اور حکمت اور دانائی کا باعث ہے۔ کیونکہ خُدا کی کتابِ مُقدّس دانائی اور حکمت اور علُوم و فنونؔ کا منبع و مخرج ہے ہم خدا تعالیٰ کے اس عظیم بھید کو اپنی ناقص عقل سے نہیں سمجھ سکتے کہ کس طرح اندیکھے خدا کی ذاتِ الٰہی سے امرِ ربیؔ کلامِ نفسی صادر ہُوا جو وجہ تخلیقِ کائنات بنا اور پھر وُہی خدا کا کلامِ نفسی وجہ کلامِ لفظی بنا اور انبیاءؑ کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ ہم صرف خُدا کی کتاب مُقدّس کی دلیل کو برحق تسلیم کرتے ہیں اور اسی کی گواہی دیتے ہیں کہ تخلیقِ کائنات خدا کے کلام سے ہوئی۔ اور کتابِ مُقدّس خدا کے مُنہ کا کلام ہے لکھا ہے کہ :۔ کہ خدا کا خوف دانائی کا شروع ہے (زبور ۱۱۱: ۱۰)

خُدا فرماتا ہے :۔ میں اپنے مُنہ کی بات کو نہ بدلوں گا (زبور ۸۹: ۳۴)

خُدا کا خوف علم کا شروع ہے (امثال ۱: ۷)

حکمت اور تربیت حاصل کرنے اور فہم کی باتوں
کا امتیاز کرنے کے لیئے عقلمندی اور صداقت
اور عدل اور راستی میں تربیت حاصل کرنے
کے لیئے سادہ دلوں کو ہوشیاری جوان کو علم
اور تمیز بخشنے کے لیئے
تاکہ دانا آدمی سُن کر علم میں ترقی کرے"۔ (امثال ۱: ۲تا۵)

خُدا کا کلامِ مُقدّس، دانائی، حکمت اور دانش کے لیئے انسان کا ذہن اور فہم روشن کرتا ہے۔

خداوند یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کا ذہن کھولا
تاکہ کتابِ مُقدّس کو سمجھیں (انجیل لوقا ۲۴: ۴۵)

۳۔ خدا کے کلامِ نفسی کی تیسری صورت یہ ہے کہ "جب وقت پُورا ہوگیا" اور جب خدا کو پسند آیا تو اس نے اپنے باطنی کلام نفسی کلمۃ اللہ مسیح کو کلامِ مجسّم کی صورت میں جلوہ گر فرمایا۔ کیونکہ انجیلِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔
اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔
سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ
پیدا ہُوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر
پیدا نہیں ہوئی"

"اور کلام مجسّم ہُوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر
ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا
جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (انجیل یوحنا ۱: ۱تا۳و۱۴)

لہٰذا کلمۃ اللہ خدا کا کلامِ نفسی مسیح خداوند ہے وہ الوہیت کے
جلال میں خدا سے خدا اور روح اللہ سے روح اللہ ہے۔ کیونکہ
خدا روح ہے"۔ لیکن وہ ظاہری اور دیدنی صورت میں انسانِ کامل
اور کامل بے عیب پیدائشی معصوم مولودِ مقدس" عظیم نبی ہیں۔ اور
باطنی صورت میں الوہیت کی ساری معموری کے سبب کامل صاحب
اختیار اور صاحبِ کرامات کامل خدا ہیں۔ جو انسانی صورت میں جلوہ گر
ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذاتِ الٰہی کی بے پایاں لامحدود
عظیم لاثانی محبت کے اظہار کے لئے اپنے ظہور و تجسم اور دیدار و
نیاز کی خاطر ایک مولودِ مقدس کا انتخاب کیا۔ جو نسلِ آدم کے غلبۂ
نفس سے پاک تھا۔ اور جس کی ولادتِ باسعادت بے پدر ہوئی
تھی۔ جو تمام انسانوں کے مقابلہ میں واحد پاکیزہ ہستی تھے۔ جو پاکدل
اور بے عیب اور بے داغ اور بے ریا۔ جو مالکِ خُلقِ عظیم اور حقیقی
خیر البشر اور گناہگاروں سے جدا۔ جو آسمانوں سے بلند کیا گیا۔ اور
وہ ہے خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ۔ کیونکہ خدای قدوس و برحق کا
کسی گناہ آلودہ انسانی جسم کی صورت میں ظہور و تجسم ناممکن
بلکہ امرِ محال ہے۔ کیونکہ خدا پاک و قدوس ہے خدا تعالیٰ ازلی ہستی
ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ کا محبوبِ خدا بھی لازماً مقدس اور ازلی ہی ہوگا
وہ ازلی ہستی جس سے خدا تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔ حبیبِ خدا ہے اور
وہ خدا کا کلامِ نفسی کلمۃ اللہ مسیح ہے۔ جو حقیقی آسمانی محبوبِ خدا
ہے جو کاملِ آسمانی خدا ہے۔ جس میں الوہیت کی ساری معموری
مجسم ہوکر سکونت کرتی ہے (پڑھیئے کلسیوں ۲ : ۹) ہمیں افسوس

ہے کہ اس علم و ادب کے زمانہ عروج میں بھی اُمی لوگ انجیلِ مقدس میں
مسیح کلمۃ اللہ کے فرمودہ باپ اور بیٹے کے الٰہی رشتہ محبت کے مکاشفہ
اور فلسفہ کو نہیں سمجھ سکے۔ جس میں نبوت کی صفات ہوں اس کو ہم نبی
کہتے ہیں۔ جس میں الوہیت کی ساری معموری مجسم ہوکر سکونت کرتی
ہے اُس کو ہم خدا سے خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے
اپنے بیٹے کے حق میں یہ گواہی دی ہے کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے"
خداوند مسیح نے فرمایا "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔
ازلی ابدی زندہ ہستی ہی محبوبِ خدا اور خدا کا بیٹا ہو سکتی ہے اس
لئے کتابِ مقدس کی روشنی میں ہم فوراً پہچان لیتے ہیں کہ نبی کون
ہوتا ہے۔ اور جھوٹا نبی کون۔ خدا کا بیٹا کون اور خدا کا اکلوتا بیٹا
کون ہوتا ہے۔ لیکن اس جہان کے خدا نے معترضین کی آنکھوں کو اندھا
کر دیا ہے۔ کہ وہ دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھیں کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے کیونکہ
فرمانِ الٰہی کے خلاف انسان کی ہر حجت ناقص ہے اور ناقابل
قبول ہے۔ ناخواندہ اُمی لوگ جنہوں نے انجیلِ مقدس کو نہ کبھی دیکھا
تھا۔ نہ اُسے کبھی پڑھا تھا۔ اور نہ اُس میں خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور
کیا تھا۔ اگر انہوں نے یہ بات کہی کہ جو لوگ مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔
وہ کافر ہیں۔ تو یہ ایک الگ بات ہے۔ لیکن دورِ حاضرہ میں جب کہ
ہر جگہ انجیلِ مقدس آسانی سے دستیاب ہے اگر وہ انجیلِ مقدس
کا بغور مطالعہ کئے بغیر ایسی بات کہیں تو یہ اُن کی ناخواندگی اور سخت
ہٹ دھرمی ہے۔

سوائے کلمۃ اللہ خداوند یسوع مسیح کے کوئی دوسرا شخص کلمۃ

اللہ اور روح اللہ نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسانِ کامل کی صورت میں خدا کے ذاتی کلامِ نفسی کلمۃ اللہ نے ظہور و تجسّم فرمایا تھا۔ تاکہ خدا تعالیٰ انسانی صورت میں جلوہ گر ہو کر خود ہمارے گناہوں کی معافی اور نجات کا عظیم کام انجام دے جو انبیاء کرام کی استطاعت اختیار و قدرت سے باہر تھا۔ بائبل مقدس کا خدا قادرِ مطلق ہے اِس لئے خدا کو اپنی ذاتِ الٰہی کے ظہور و تجسّم کے لیئے کوئی قدرت امرِ محال اور مانع نہیں۔ مسیح کلمۃ اللہ تو ظہور و تجسّم سے پیشتر سے ہی اُلوہیت کے جلال میں ان دیکھے خدا کی صورت پر روح اللہ اور کلامِ نفسی تھا۔ جو خدا میں سے نکلا اور صادر ہوا گویا وہ خدا سے خدا تھا۔ اور اُس نے انسانی صورت اختیار کی۔ اس لئے کلمۃ اللہ اُلوہیت کے باطنی جلال میں کامل خدا اور کاملِ لاثانی عظیم نبی بھی تھے۔ اور نورِ مجسّم بھی فرمایا دُنیا کا نور میں ہوں چنانچہ خدا کے بیٹے کا ظہور خدا کا ظہور ہے اور خدا کا ظہور خدا کے بیٹے کا ظہور ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ خدا رُوح ہے" (انجیل یوحنا ۴-۲۴) جب ہم یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ المسیح روح اللہ ہے۔ تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ رُوح اللہ مسیح یسوع ہمارے خدا تعالیٰ کی جان اور باطنی کلامِ نفسی ہے۔ اس لئے وہ خُدا سے خُدا اور کامل صاحبِ اختیار خدا ہے۔ کیونکہ روح اللہ خدا سے صادر ہوا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ المسیح کلمۃ اللہ ہے اور "کلام خدا تھا" اور کلام مجسّم ہوا"، تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذاتِ الٰہی کے اندر اور باطن میں جو کلامِ نفسی کی صورت میں پوشیدہ اور نادیدہ تھے وہ خُدا سے صادر ہوئے اور وہ کلمۃ اللہ مجسّم ہو کر انسانی صورت میں جلوہ گر ہوئے۔

پس ہمارے اِس بیان سے آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ درحالیکہ "خدا رُوح ہے" اور وہ نادیدہ واحد خدا ہے۔ نہ خدا کا ہماری طرح جسم ہے نہ مُنہ ہے۔ نہ ہماری طرح کلام کے لئے زبان ہے تاہم خدا کی ذاتِ الٰہی سے اُس کا کلامِ نفسی صادر ہوتا رہا ہے۔ اور ذاتِ الٰہی کے کلامِ نفسی کلمۃ اللہ نے زمین و آسمان پر ہمارے لیئے بڑے بڑے عجیب اور حیرت انگیز کام کئے ہیں۔

پس خدا تعالیٰ کی واحد الہامی کتابِ مقدس بائبل میں اِن باتوں کے بکثرت اثبات موجود ہیں:۔

۱۔ کہ وجہ تخلیقِ کائناتِ عالم کلمۃ اللہ عیسیٰ المسیح ہیں جو خدا سے صادر ہوئے۔ (انجیل یوحنا ۱: ۱ تا ۴)

۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے کلامِ الٰہی کا انبیاءِ و مرسلین پر وجہِ نزولِ الہامِ الٰہی اور وحی آسمانی کلمۃ اللہ عیسیٰ المسیح ہیں جو خدا سے صادر ہوئے
(انجیل یوحنا ۱۰: ۳۰ - ۱ پطرس ۱: ۱۰-۱۱ - ۲ پطرس ۱: ۲۱

۳۔ ذاتِ الٰہی کا انبیاءِ کرام پر وجہِ دیدار و نیازنہ اور ظہورِ تجسّم کلمۃ اللہ عیسیٰ المسیح ہیں۔ (انجیل یوحنا ۱۵: ۳۰ و ۱۴: ۹)

ازلی ابدی زندہ کلمۃ اللہ عیسیٰ المسیح نے فرمایا ہے۔
"مَیں اور باپ (خدا) ایک ہیں"۔ (انجیل یوحنا ۱۰: ۳۰)
"تم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہُوں"۔ (انجیل یوحنا ۱۳: ۱۳)

اس لئے وہ خدا سے خدا ہے۔ کلمۃُ اللہ مسیح خداوند نے فرمایا۔ خدا نے اُسے (مجھے) ہر بشر پر اختیار دیا ہے۔ تاکہ جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے۔ اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے"۔ (انجیل یوحنا ۱۷: ۲)

"آسمان و زمین کا کلُ اختیار مجھے دیا گیا ہے"۔

اُسے فردوس کا بھی کلی اختیار دیا گیا ہے۔ چنانچہ خداوند یسوعؔ مسیح کے سوا ایسا مقام اور ایسا اختیار کسی عظیم سے عظیم تر نبی کو بھی نہ دیا گیا تھا۔ کیونکہ انبیاءِ کرام ہر لحاظ سے انسان اور نسل آدم میں سے تھے اور وہ خدا نہ تھے نہ وہ خدا سے خدا تھے۔ اس لئے کلمۃُ اللہ کا مقام اُن سے بڑا بلند اور مختلف ہے۔ اسی لئے لکھا ہے کہ "جب پہلوٹھے کو دنیا میں پھر لاتا ہے تو کہتا ہے کہ خدا کے سب فرشتے اُسے سجدہ کریں"۔

(عبرانیوں ۱: ۶)

خداوند یسوعؔ مسیح مصلوب خدا کے بیٹے کو روزِ قیامت مُردوں کو زندہ کرنے اور اُن کی عدالت و انصاف کرنے اور اُن کو سزا و جزا کا بھی کلی اختیار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند یسوعؔ مسیح خدا کا بیٹا کلمۃُ اللہ خدا سے خدا اور حقیقی نور ہے حقیقی نورِ خداوندی اور نورِ مجسم ہے آسمان کے تمام بھیدوں اور موت کے بعد قیامت اور زندگی کے تمام اہم امور اور عدل و انصاف سزا، جزا، فردوس و جہنم کے بارے میں اُس نے کما حقہٗ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ جن کو اُس نے خود بھی اور اپنے مُقدس رسولوں کی معرفت بھی تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ جب آپ مسیح خداوند کو روح اللہ کہتے ہیں تو اس سے مراد ہے کہ وہ خدا کا باطنی روح ہے کیونکہ "خُدا روح ہے"۔ چنانچہ خدا کے اکلوتے بیٹے مسیح کلمۃُ اللہ کی خدا باپ

کے ساتھ وحدتِ الٰہی بھی عجیب ہے۔ جیسے سُورج سے روشنی صادر ہوتی ہے۔ اندھے اور نابینا لوگ جو سُورج کو اور اُس کی روشنی کو تو نہیں دیکھ سکتے لیکن وہ کانوں سے سُن رہے ہیں کہ دنیا پر سُورج کی روشنی کس قدر اثر انداز ہے اسی طرح خُدا کے بیٹے آفتابِ صداقت کی مقبولیت بڑی شدت سے کمال عروج کی صورت میں دُنیا پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اور دوسری اقوام کے لیئے نور اور مشعل راہ ہے جب ہم ایسی باتیں بیان کرتے ہیں تو معترضین مغربی ممالک کی ترقی یافتہ مسیحی اقوام کے برعکس مشرقی پسماندہ اقوام سے آمدہ مسیحیوں کی طرف انگشت نمائی کرتے ہیں لیکن خداوند یسوعؔ مسیح نے فرمایا ہے:۔

"دُنیا کا نور مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے گا۔
وہ اندھیرے میں نہ چلے گا۔ بلکہ زندگی کا نور پائے گا"۔
(انجیل یوحنا ۸: ۱۲)

"دروازہ مَیں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائیگا"۔
(انجیل یوحنا ۱۰: ۹)

"راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔
کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ (خدا) کے
پاس نہیں آتا"۔ (انجیل یوحنا ۱۴: ۶)

مسیحیت جس جس ملک اور جس جس قوم میں داخل ہوئی ہے اُس نے اُن کو اندھیرے اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر اُن کو ہر طرح کی ذہنی روشنی اور علمی ترقی اور عروج بخشا ہے۔ کیونکہ خداوند یسوعؔ مسیح دُنیا کا حقیقی نور بلکہ عالم بالا کا آفتابِ صداقت ہے (انجیل لُوقا ۱: ۷۸)

فرمایا ”دنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرے گا۔ وہ اندھیرے میں نہ
چلے گا۔ بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔“ یسعیاہ نبی جس نے رویا میں خداوند
یسوع مسیح کلمتہ اللہ کو دیکھا تھا۔ (انجیل یوحنا ۱۲: ۴۱) اُس نے قریباً
ساڑھے سات سو سال قبل از مسیح اس کی عظیم اور ابدی سلطنت
اور بادشاہی کے بارے میں لکھا ہے۔

اس لیئے ہمارے لیئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا
بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہوگی۔ اور اُس کا
نام عجیب مشیر خدای قادر، ابدیت کا باپ، سلامتی
کا شہزادہ ہوگا۔ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ
انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت اور اُس کی مملکت پر آج
سے ابد تک حکمران رہے گا۔ اور عدالت اور صداقت
سے اُسے قیام بخشے گا۔ ربّ الافواج کی غیوری یہ کریگی“
(یسعیاہ ۹: ۶-۷) مسیحی کلیسیا خدا کی بادشاہی کے فرزندوں کی
جماعت ہے جو دنیا میں کثیر التعداد میں ہے۔

خداوند یسوع مسیح فرماتے ہیں کہ:

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے۔ کہ مُردے خدا
کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور جو سنیں گے وہ جئیں گے۔“

”اِس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں
ہیں اُس (خدا کے بیٹے) کی آواز سن کر نکلیں گے جنہوں نے نیکی کی ہے
زندگی کی قیامت کے واسطے۔“ (انجیل یوحنا ۵: ۲۵، ۲۸، ۲۹)

ازلی ابدی زندہ محبوب خدا کلمتہ اللہ جس کی بابت انجیلِ مقدس میں لکھا

ہے کہ:۔

”ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور
کلام خدا تھا۔“ ”اور کلام مجسم ہوا۔“

اُس نے انسانی صورت میں مجسم ہو کر زمینی خدمت کے دوران اپنے
آسمانی مقام اور آسمانی جلال کے بارے میں فرمایا کہ:۔

”میں باپ (خدا) میں سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں۔
پھر دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔“
(انجیل یوحنا ۱۶: ۲۸)

”اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے
جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟“ (انجیل یوحنا ۶: ۶۲)

”آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اترا
یعنی ابنِ آدم (خدا کا بیٹا) جو آسمان میں ہے۔“
(انجیل یوحنا ۳: ۱۳)

مطلب یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کلمتہ اللہ انسانی صورت میں ظہور و
تجسم کے باوجود آسمان پر بھی جلوہ گر تھے اور تجسم سے اُلوہیت کی ساری
معموری کے سبب انسانی صورت میں مقید حلول و محدود ہونا مراد نہیں
بلکہ وہ اُلوہیت کی ساری معموری کے باوجود لامحدود خدا سے خدا اور
کامل خدا تھے جو انسانِ کامل کی صورت میں دنیا میں جلوہ گر ہوئے تھے
اور اس کے باوجود ہر دم آسمان اور زمین اُن کی نظروں کے سامنے
تھا۔ جیسے خدا تعالیٰ آگ کی تجلی میں حضرت موسیٰ پر جلوہ گر ہوئے
تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا:۔ جو آسمان سے اُترا یعنی ابنِ آدم

(خدا کا بیٹا) جو آسمان میں ہے۔

"جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔
جو کچھ اُس نے دیکھا اور سنا اُسی کی گواہی دیتا ہے"۔
(انجیل یوحنا ۳: ۳۱-۳۲)

"میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں (انجیل یوحنا ۸: ۴۲)
"میں خدا کے پاس سے آیا اور خدا ہی کے پاس جاتا ہوں"۔
(انجیل یوحنا ۱۳: ۳)

منجی عالمین خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ کے مقدس الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خدا میں سے نکلا اور وہ آسمان سے اُترا اور خدا سے صادر ہوا تھا۔ اِس لیئے وہ حقیقی خدا سے حقیقی خدا اور حقیقی نور سے حقیقی نورِ خدا اور نورِ مجسم ہے۔ چنانچہ خداتعالیٰ کی ذاتِ الٰہی کے ساتھ کسی نبی کو ایسا عظیم رشتۂ محبت اور اُلوہیت کا آسمانی جلال حاصل نہ تھا۔ لیکن یہ کہنا کہ انجیل بدل گئی اور انجیل میں مسیح کلمۃ اللہ کی باتیں سچی نہیں یہ معترضین کی اپنی شکست خوردہ ذہنیت کی باتیں ہیں۔ غور کرو کہ زندہ مسیح مسیحیوں میں رہ کر کیسے عظیم کام کر رہا ہے؟ اور وہ جو مسیح خداوند سے دور ہیں اُن کا کیا حال ہے؟

فرمایا کہ:۔ "میں آسمان سے اس لئے نہیں اُترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں"۔ (انجیل یوحنا ۶: ۳۸)

"اور جس (خدا) نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔
اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا"۔ (انجیل یوحنا ۸: ۲۹)

"باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں"۔ (انجیل یوحنا ۱۰: ۳۸)

"جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا"۔
"میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے"۔ (انجیل یوحنا ۱۴: ۹-۱۰)
"میں اور باپ ایک ہیں"۔ (انجیل یوحنا ۱۰: ۳۰)

اِس لیئے خدا کا آسمانی اکلوتا بیٹا خدا باپ کے ساتھ ازلیت میں واحد خدا ہے۔ ابدیت میں اور قدرت اور اختیار میں واحد خدا ہے۔ آسمانی جاہ و جلال میں خدا باپ کے ساتھ واحد خدا ہے۔ اُلوہیت کے جلال میں خدا کی صورت پر واحد خدا ہے
عالمِ توحید میں باپ، بیٹا اور روح القدس واحد خدا ہے
بحیثیت حقیقی محبوب خدا مجسم کلمۃ اللہ نے فرمایا کہ:۔

"باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے"۔ (انجیل یوحنا ۳: ۳۵)

اور خداتعالیٰ نے اپنے آسمانی بیٹے کے حق میں اپنے پیار کا اظہار یوں فرمایا کہ:۔

"یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں"۔
(انجیل متی ۳: ۱۷)

خداتعالیٰ نے اس طرح کسی بشر کے ساتھ اپنے پیار کا اظہار نہیں فرمایا۔ جو محبوب خدا ثابت ہو سکے۔ چنانچہ خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ کے سوا کوئی بشر خدا کا آسمانی محبوبِ خدا نہیں جو خدا کی طرح خدا کی صورت پر پاک قدوس بے عیب اور بے داغ ہو۔ اور جس نے خدا کی طرح قدرت کے کام صاحبِ اختیار ہو کر کئے ہوں۔ اِس لئے خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ خدا کا ازلی ابدی پیارا برگزیدہ اور واحد زندہ آسمانی اکلوتا بیٹا ہے۔ اور حقیقی آسمانی محبوبِ خدا ہے۔ خداتعالیٰ نے کسی دوسرے شخص کو ایسا عظیم مقام نہیں بخشا۔ نہ ایسی محبت کا اعلان کیا ہے چنانچہ عالمِ توحید میں مسیحی فلسفہ

وحدتِ الٰہی لامحدود ہے۔ لاانتہا۔ بے حد و بے حساب اور اعداد و شمار اور تعدد سے پاک ریاضی کی اکائی کے ہر تصور سے بالکل جداگانہ واحد ہے۔ لیکن عالم توحید کے انجیلی فلسفۂ توحید میں ناخواندہ لوگوں نے ریاضی کے اعداد کو شامل اور تصورات میں لاکر اُسے تثلیث کا نام دے کر ناقابلِ معافی درغگوئی کی ہے تاکہ ساری مسیحی دنیا کی سخت دلآزاری کی جائے لیکن اس سے کیا فائدہ؟ کیونکہ انجیلِ مُقدّس میں فلسفۂ توحید کے لیئے "ثلثا" یا تثلیث کا کوئی لفظ نہیں آیا یہ اس لیئے ہے۔ کہ مسیحی لوگ مفروضہ اسلامی وحدتِ محضہ پر اعتراض نہ کریں تعدد کی رُو سے خداتعالیٰ نہ واحد ہے نہ فرد۔ نہ کثیر نہ زوج نہ ثلثا ہے جو لوگ خدا تعالیٰ کی ذاتِ الٰہی کے ظہور و تجسّم اور نورِ مجسّم کے منکر ہیں وہ مسیحی فلسفۂ توحید کو نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ کتابِ مُقدّس کی تعلیمات کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لیئے تیار نہیں اور جو لوگ کتابِ مُقدّس کے خدا کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لیئے تیار نہیں وہ کتابِ مُقدّس کے خدا کے مسیحی فلسفۂ توحید کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ خداوند یسُوع مسیح نے فرمایا ہے:۔ (اے باپ) تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی" (انجیل یوحنا ۱۷: ۲۴) پس خداوند یسُوع مسیح کلمۃُ اللہ ازلی ابدی زندہ محبوب خدا اور آسمانی خدا باپ کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش اور اندیکھے خدا کی صورت پر کامل خدا اور مظہرِ خدا آئینۂ حق نما ہے۔

کوئی وقت تھا جب اسرائیل نبیوں نے دنیا کو بتایا کہ وہ خداتعالیٰ جس کا نام یہوّاہ ہے وہ صرف بنی اسرائیل قوم کا خدا ہے کیونکہ وہ انبیاء سب اسرائیلی تھے۔ لیکن خداوند یسُوع مسیح جو اُلوہیت کے جلال میں کامل خدا ہے۔ اور وہ کسی قوم کا طرف دار نہیں اس لئے کہ وہ سب قوموں کا خدا ہے۔ اور اس نے سب قوموں کے لیئے گناہوں سے نجات اور ہمیشہ کی زندگی اور شفا کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ تاکہ وہ خدا کی بادشاہی میں شامل ہوں۔ اس کی سب سے بڑی عجیب بات یہ ہے کہ خداوند یسُوع مسیح نے اسرائیلیوں کو جو غیر قوموں سے نفرت کرتے تھے سب سے پہلے اُن کو اپنی شاگردی اور خدا کی بادشاہی میں شامل کرکے اُن میں سے برگزیدہ شاگردوں کا انتخاب کرکے اُن کو رسالت کا اعلیٰ مقام بخشا تاکہ ساری دُنیا اور سارے جہاں اور ساری قوموں میں اِن اسرائیلیوں کے ذریعہ مسیح خداوند کے بادشاہی نام کی جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے:۔ اور اس کے بادشاہی کلام کی جو خدا کا کلام آخر الزماں ہے۔ خدا کا وہ کلام جو زندہ اور موثر ہے۔ اور مسیح کے نام سے نجات کی اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کی جائے۔ اور اُن کو خدا کی بادشاہی میں شامل کیا جائے کیونکہ اسرائیلی مذہبی غیرت اور جوش میں ہمیشہ زیادہ سرگرم عمل رہے ہیں۔ کیونکہ جس مثیلِ موسیٰ مسیح بادشاہ کی آمد کے وہ دن رات منتظر تھے وہ اُن کو مل گیا تھا اور وہ اس پر ایمان لائے تھے۔ خداوند یسُوع مسیحِ مصلُوب کے مقرّر کردہ اسرائیلی رسولوں نے جو اپنے اندر رسالت کا جوش اور رسالت کی تمام اعلیٰ خوبیوں کے مالک تھے انہوں نے یروشلیم شہر سے شروع کرکے ساری قوموں اور ساری دنیا میں انجیلِ مُقدّس کی منادی کی اور زندہ مسیح مصلُوب کے نام سے نجات کی خوشخبری اور زندہ مسیح کی الٰہی خوبیوں کی گواہی دی۔

اُنہی مُقدّس رسُولوں نے جس انجیلی کلامِ الٰہی کی ہر جگہ منادی کی اور انجیلی کلامِ الٰہی سے خُدا کا جو جلال ظاہر ہُوا۔ اس انجیلِ مُقدّس کو یونانی زبان میں قلم بند کیا۔ اور اس انجیلِ مُقدّس کی منادی اور مسیح کے نام کی گواہی کے دوران اُن رسُولوں سے جو عجیب کلام اور معجزے ظاہر ہُوئے انہوں نے مسیح خداوند کے حکم کے مطابق (انجیل یوحنا ۱۴: ۲۵-۲۶) سب انجیلی باتوں کو رُوحُ القدس کی تحریک سے یونانی میں قلمبند کیا جو اُس زمانہ اور رُومی عالمگیر حکومت کی عالمگیر زبان تھی۔ انجیلِ مُقدّس کے یونانی زبان میں رسُولوں کے قلمبند کردہ قدیم نسخے اور اُن کی نقول تاحال بڑی قدر و منزلت سے محفوظ و موجود ہیں۔ کیونکہ مسیحی کلیسیا، دُنیا میں علم و فضل اور خواندگی کے لحاظ سے دنیا میں شروع سے ایک ممتاز قوم چلی آرہی ہے۔ اور قرآن میں بھی اہلِ کتاب کے علما کی بڑی تعریف کی گئی ہے کہ اُن میں علما موجود ہیں جو کتابِ مُقدّس کے محافظ ہیں۔ اور قرآن کی باتوں کے بارے میں بھی اگر کوئی شبہ ہو تو اہلِ کتاب کے عُلما سے پُوچھ لیا کرو (یونس ۹۴) اور قرآن مجید نے مسیح مسیحِ مصلوُب کے چھ سو سال بعد آکر بھی توریت زبُور صحائف انبیاؑ اور انجیلِ مُقدّس کی صداقت اور اُن کے لاتبدیل ہونے کی زوردار تصدیق کی ہے۔ ہمارے زمانہ کے مسلم علماء بچارے بڑے شش و پنج میں ہیں۔ اگر وہ کتابِ مُقدّس کی ساری باتوں کو برحق تسلیم کریں۔ تو قرآن مجید کی صداقت پر بوجھ پڑتا ہے۔ اور اگر قرآن مجید کی باتوں کو برحق تسلیم کریں تو کتابِ مُقدّس یعنی سابقہ کتب کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بچارے مجبُور ہیں۔ بچارے کس کو مانیں کس کو ردّ کریں۔

دبی دبی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ سابقہ کتب پر ہمارا ایمان ہے۔

تمام سابقہ الہامی کتبِ مُقدّسہ اور انجیلِ مُقدّس کے جدید و قدیم نسخے تاحال موجود و محفوظ ہیں۔ جو دنیا کے مشرق اور مغرب میں علمِ الٰہی کے مدرسوں اور تمام سیمنریوں میں ہر روز پڑھائے جاتے ہیں۔ جن کے ترجمے دنیا کی تمام معروف و غیر معروف زبانوں میں دستیاب ہیں۔ ہمیں کتابِ مُقدّس کے مترجمین کی قابلیت لیاقت و دیانتداری پر پُورا پُورا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ کہ وہ دُنیا کے سامنے درست تراجم پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کے چیدہ چیدہ بزرگ مسیحی علماء جو کتابِ مُقدّس کی عبرانی یونانی زبانوں کے عالم فاضل ہیں ان کی سوسائٹی مہینوں بلکہ سالوں تک سر جوڑ کر بیٹھی رہتی ہے۔ اور غیر زبانوں میں تراجم کے لیئے لگاتار مصروفِ کار رہتی ہے۔ تاکہ تراجم میں کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔

لیکن جو لوگ کتابِ مُقدّس کی عبرانی اور یونانی زبانوں کے نسخوں سے ناواقف اور اُن سے لاعلم ہیں۔ نہ اُن کو دیکھا ہے وہ اُن قدیم و جدید اصلی نسخوں کا مطالعہ کر کے اُس کے اصلی متن میں تحریف یا ردّ و بدل ثابت نہیں کر سکتے وہ بچارے کتابِ مُقدّس کے قدیم و جدید تراجم کو جو اُردو یا انگریزی یا فارسی یا عربی میں یا دوسری زبانوں میں ہیں انہی کے الفاظ کی زیر زبر کی کمی بیشی کا حساب لگا کر اپنے دماغ کو خواہ مخواہ خراب کرتے رہتے ہیں۔ جس طرح مسیحی علماء قرآن مجید کے عربی زبان میں قلمبند قدیم و جدید نسخوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اسی طرح اہلِ اسلام کے لیئے بھی واجب ہے۔ کہ وہ کتابِ مُقدّس کے عبرانی یونانی زبان میں قلم بند اصلی الہامی قدیم و جدید نسخوں کی جانچ پڑتال کر کے ہمیں دکھائیں کہ کیا اللہ کا یہ دعویٰ غلط ہے

لاتبدیل یعمت اللہ۔ میں اپنے مُنہ کی بات کو نہ بدلوں گا (زبور ۸۹: ۳۴) اور کتابِ مُقدس جو خدا کا لاتبدیل کلام آخرالزماں ہے۔ اس میں کب اور کس نے آمدِ قرآن سے پہلے یا قرآن مجید کے بعد ردّ و بدل کیا تھا؟ کیونکہ قرآن میں تو ہمیں اس مضمون کی کوئی آیات نہیں ملتیں یہ اس لئے کہ اہلِ کتاب قرآن پر اعتراض نہ کریں۔ ایسے سر پھرے لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے ساری عمر کتابِ مُقدس کا کبھی اُردو ترجمہ تک نہیں پڑھا نہ دیکھا ہے وہ خدا تعالیٰ کی کتاب مقدس پر ردّ و بدل کا غلط الزام لگا کر اپنی کم ظرفی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ درحالیکہ مسیح خداوند نے فرمایا کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری انجیلی باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی" پس مسیح خداوند سچے ہیں۔ اور معترضین دروغگو۔ جب تک دُنیا میں کتابِ مُقدس کا وجود موجود رہے گا۔ کوئی کتاب اس کے مقابلہ میں مقبول نہیں ہو سکتی۔ کتابِ مُقدس کے اعلیٰ ترجمے دنیا کی تمام معروف و غیر معروف زبانوں میں ہر جگہ ہر ملک میں دستیاب ہیں۔ تاکہ لوگوں کو نجات کی الٰہی خوشخبری کا کلام مُقدس اُن کی زبان میں آسانی سے مل سکے۔ اور وہ اپنی اپنی زبان میں خدا کا کلام پڑھ سکیں۔ ہمیں الہامی کتابوں کے ابتدائی نسخوں کی ابتدائی زبانوں عبرانی اور یونانی کی پُوجا پرستش نہیں کرنی بلکہ اُن کے معنی و مفہوم سے غرض ہے کہ اُن الہامی کتابوں کی زبانوں میں ہمارے لئے نجات کی الٰہی خوشخبری کا کیا پیغام حق ہے؟ چنانچہ خداوند یسُوع مسیح کے اسرائیلی رسولوں کے ذریعہ دنیا میں مسیحیت کی منادی کا کام عمل میں آیا۔ اہلِ اسلام کا بھی اسرائیلی نبیوں پر ایمان ہے۔ اور ان کی تعلیمات اور اسرائیلی عظیم نبی بزرگ موسیٰ کی شریعت کے بغیر اُن کا گزارہ نہیں۔ اس لئے اسرائیلی نبیوں سے محبت اور اسرائیلی

قوم سے نفرت اصُولِ اُخوّت و محبت کے منافی ہے۔ کیونکہ وہ تمام ۲۵ یا ۲۶ انبیاء جن کا قرآن مجید میں ذکر آیا ہے۔ وہ سب اسرائیلی نبی تھے۔ اور اسرائیلی قوم کے انبیاء ہیں۔ بعدازاں اہلِ اسلام نے بھی اُن کو اپنے لیئے انبیاءِ برحق تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اُن انبیاء کے سچے حالاتِ زندگی تو کتابِ مُقدس بائبل میں مرقوم موجود ہیں۔ اس لئے اہلِ اسلام کو اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ تعلقات استوار رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ کتابِ مُقدس کی بہت ساری باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔

ہر جگہ انجیل مُقدس کی مقبُولیّت کی وجہ دنیا کی تمام زبانوں میں اُس کے اعلیٰ تراجم ہیں۔ اور وہ تراجم ایسی خوش اسلوبی سے تیار کئے گئے ہیں کہ اُن سے حقیقی الہامی زبان ہونے کا شبہ بلکہ یقین کیا جاتا ہے۔

دینِ اسلام کی ملکِ عرب میں آمد سے پیشتر عرب اور کفّارِ مکّہ اور کفّارِ مدینہ اور عرب کے یہود و نصاریٰ کی زبان عربی تھی اس لیئے ابتدائی طور پر عربی زبان کفّار عرب اور اہلِ کتاب کی زبان تھی۔ عرب کے خواندہ لوگوں میں عربی زبان کے شاعر اور ادیب بھی تھے۔ لیکن اکثریت ناخواندہ اُمّی اور جاہل لوگوں کی تھی چنانچہ جب کفّارِ مکّہ کے درمیان دینِ اسلام کی ابتداء ہوئی تو قرآن مجید بھی حضور کی عربی زبان میں نازل ہوا۔ اور قرآن مجید میں وہی عربی الفاظ استعمال ہوئے جن کو کفّارِ مکّہ سمجھ سکتے تھے کیونکہ وہ اہلِ عرب کی عام فہم روزمرّہ کی عربی بول چال میں استعمال ہوتے تھے۔

اِس لیئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان ابتدا میں اہلِ اسلام کی نہیں بلکہ کفارِ عرب اور یہود و نصاریٰ کی زبان تھی۔ بعدازاں اہلِ اسلام کی زبان بنی۔ اور قُرآن کے عربی الفاظ مُقدّس مانے گئے عا عربی کی مشہود

اِسی طرح کتابِ مُقدّس کی توریت شریف اور زبُور شریف اور اصحائفُ الانبیاء عبرانی زبان میں قلمبند کئے گئے تھے۔ جو اسرائیلی انبیاء کی زبان تھی۔ جس کے الفاظ اُن کی روزمرّہ بول چال میں استعمال ہوتے تھے۔ اسرائیلی انبیاءٗ کی زبان بھی عبرانی تھی۔ اِس لیئے سابقہ کتبِ مُقدّسہ عبرانی میں قلمبند کی گئیں تھیں اور اُن کے قدیمی نسخے تاحال یہودیوں اور مسیحیوں کے پاس موجود و محفوظ ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اگر اہلِ اسلام قرآن میں ردّ و بدل کو برداشت نہیں کر سکتے تو یہود و نصاریٰ جو علم و ادب میں ابتدا سے اہلِ اسلام سے پیش پیش رہے ہیں جو علم دوست ہیں جو سابقہ کتُب کے قدردان ہیں وہ کس طرح اپنی کتابوں میں ردّ و بدل کو برداشت کر سکتے ہیں! کتابِ مُقدّس کے خلاف ایسی باتیں گھڑنے والے اُس کی افادیت اور مقبولیت کو کم نہیں کر سکتے۔ جب انجیلِ مُقدّس قلمبند کی گئی تو ملکِ فلسطین اور رُومی حکومت کے دُور دراز ممالک میں یونانی زبان ایک سرکاری اور عام فہم عالمگیر زبان تھی۔ اور مسیح خداوند کے انجیل نویس مُقدّس رسُول چونکہ اسرائیلی تھے۔ اِس لئے وہ عبرانی زبان بھی جانتے تھے تاہم انہوں نے انجیلِ مُقدّس کو یُونانی زبان میں قلم بند کیا۔ تاکہ دُور دراز ممالک کے لوگ یونانی زبان میں انجیل مُقدّس کو آسانی سے پڑھ سکیں۔ اسرائیلی علما نے بھی پُرانے عہدنامہ کی مُقدّس کتابوں کی

مقبُولیت کی خاطر تین سو سال قبل از مسیح اُس کے یونانی زبان میں تراجم کر دیئے گئے تھے۔ اور توریت کی بڑی کتاب کو مضامین کی تقسیم کے لحاظ سے اُس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا تھا (۱) پیدائش۔ (۲) خروج (۳) احبار (۴) گنتی (۵) استثنا۔

خداوند یسُوع مسیح خود عبرانی یونانی زبان کی نوشت و خواند سے خوب واقف تھے۔ پولُس رسُول کی بلاہٹ کے وقت اُس سے عبرانی میں کلام کیا۔ (اعمال ۲۶: ۱۴)

اور مُقدّس پولُس رسُول نے بھی بعض جگہ عبرانی میں اپنی زندگی کی تبدیلی کی گواہی دی تھی۔ (اعمال ۲۲: ۲)

جن عبرانی الفاظ میں پُرانا عہدنامہ اور یونانی زبان میں انجیلِ مقدّس کو قلم بند کیا گیا تھا۔ وہ الفاظ قابلِ احترام ضرور ہیں۔ کیونکہ اُن زبانوں کے ان الفاظ میں خدا تعالیٰ کی مرضی کا مکاشفہ ابتدا میں قلمبند کیا گیا۔ اِس لئے الہامی کتابوں کی الہامی زبانوں کی ہمیں پوجا پاٹ یا پرستش تو مقصُود نہیں بلکہ ان زبانوں میں خدا کی مرضی، خدا کا ارادہ اور مکاشفہ ہمارے لئے زیادہ قابلِ احترام ہے۔ جب علمائے دین کلام الٰہی اور احکام خداوند کا متفق الرائے ہو کر ترجمہ کرتے ہیں تو ہم ان کی محنت کی داد دیتے ہیں۔ کیوں کہ وہ بڑی محنت اور دیانتداری سے جب کسی دُوسری زبان میں ترجمہ قلمبند کرتے ہیں۔ تو اُس کے معنی و مفہوم میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ وہ تراجم ہمارے لیئے الہامی نسخوں کی زبانوں کو سمجھنے کے لیئے ہماری مشکل کو آسان بنا دیتے ہیں۔ جیسے کوئی کھانے پینے کی اچھی چیز کسی خوبصورت تھیلے میں بند کر کے رکھی جاتی ہے۔ اس طرح کلام

الہٰی اور احکام خداوندی ہمارے لئے مختلف زبانوں میں قلمبند کئے
گئے ہیں۔ اور جب اُن کو کسی دُوسری زبان میں خدا کی مدد اور راہنمائی
کے ساتھ تراجم کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے تو کچھ فرق نہیں پڑتا
بلکہ اور اسے کتابِ مُقدّس کی مقبولیت بڑھتی ہے۔

انجیلِ مُقدّس کے تراجم کی وجہ سے ہی مسیحیت نے دُنیا
میں مقبولیت اور عروج حاصل کیا ہے۔ کیونکہ بائبل مُقدّس کے تراجم
میں بھی الہامی زبان کا سا لطف برقرار رہتا ہے۔ دوسرے مذاہب
کی مذہبی کتابیں ایسی ہیں کہ اگر اُن کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے
تو اُن میں بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اُن میں اصلی زبان کا سا
لطف برقرار نہیں رہتا۔ اور نہ حقیقی معنی اَخذ ہوتے ہیں۔ جب ہم
اُن کے سابقہ ترجمے پڑھتے ہیں تو وہ اُس کو ردّ کر کے خود اپنی طرف سے
اپنی مرضی کے نئے معنی اَخذ کر کے ہم سے اپنی غلو خلاصی کر لیتے ہیں۔

اسی طرح بعض مسلمان دوست دعویٰ کرتے ہیں کہ اُردو زبان
مسلمانوں کی زبان ہے۔ البتہ مسلمان اُردو زبان کو زیادہ استعمال کرتے
ہیں۔ لیکن اُردو کے معنی ہیں لشکر کیونکہ اُردو زبان مختلف اور متعدد
زبانوں کے مجموعہ الفاظ سے وجود میں آئی تھی۔ اُردو زبان میں ہندی
سنسکرت۔ گورمکھی۔ پنجابی۔ سندھی۔ عربی۔ فارسی اور انگریزی زبان
کے الفاظ شامل ہیں۔ اُردو زبان کو مسیحیوں نے بھی بڑا عروج دیا ہے
کیونکہ اُردو زبان میں کئی بار کتابِ مُقدّس کی طباعت ہوئی ہے
اور کثیر التعداد کرسچن لٹریچر بھی طبع ہوتا رہا ہے۔ اور طبع ہو رہا ہے
مسیحیوں نے اُردو پریس بھی لگائے اُردو زبان میں جتنا مسیحی لٹریچر

لوگوں کو ملتا تھا کسی وقت مسلمان اور دُوسرے مذاہب اپنے مذہبی
لٹریچر کی طباعت اشاعت میں بہت پیچھے تھے۔ اس لیئے بعض مسلمانوں
کا یہ کہنا ہے کہ اُردو زبان صرف مسلمانوں کی زبان ہے یہ صحیح نہیں ہے
بلکہ اُردو زبان پاکستان اور بھارت کے تمام مذاہب کے لوگوں کی
زبان ہے۔ جس سے بلا امتیاز سب لوگ فیض یاب ہو رہے
ہیں۔ اور اُردو زبان کو کسی مذہب کی زبان قرار دینا بھی بے انصافی
ہو گی۔

مسیحیت کے سوا دنیا میں کوئی دُوسرا مذہب اسرائیلیوں میں
اتنا مقبولِ عام نہیں ہؤا تھا یہ بھی مسیحیت کی صداقت کی ایک
بڑی عظیم دلیل ہے۔ لیکن جاہل اور ناخواندہ لوگ جن کے پاس سوچنے
اور سمجھنے کی عقل نہیں وہ خدا کی عظیم کتابِ مُقدّس کو نہ سمجھ سکتے ہیں
نہ مسیح مصلوب کے وسیلہ نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ خدا کے
باغی اور جھگڑالو ہیں۔

قرآن مجید میں اسرائیل قوم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
اور اُن کی الہامی کتابوں پر ایمان لانے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔
آج علم و ادب کے زمانہ میں خواندہ لوگوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ
تحقیق و تفتیش کے بغیر سابقہ الہامی کتابوں کو جن کو یہود و نصاریٰ
مسیحی بڑی دلی عقیدت و احترام سے سینوں سے لگائے ہوئے ہیں۔
ان پر ردّ و بدل اور تحریف و تنسیخ کا باطل الزام لگائیں معلوم ہوتا
ہے کہ ایسے مسلمان قرآن مجید کو نہ پڑھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں ورنہ
وہ ایسی فضول باتوں کی رٹ لگانے سے باز آ جائیں۔ کیونکہ قرآن

مجید سابقہ الہامی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اُن کے تحفظ کا دعویدار بھی ہے یہودیوں کے ساتھ ایسا حسنِ سلوک نہیں کیا گیا تھا۔ جس سے وہ اسلام قبول کرتے۔ جس طرح کہ انہوں نے مسیحیت کو قبول کیا تھا بلکہ آج تک مسلمانوں اور یہودیوں میں نفرت اور دشمنی کی فضا برقرار ہے۔

اسرائیلی نبیوں کے ذریعہ کتابِ مُقدّس، توریت اور زبور اور صحائف الانبیاء ہمیں میسر آئے۔ اسرائیلی نبیوں کی کتابوں کے ذریعہ ہمیں خدائے واحد اور عقیدہ توحیدِ الہیٰ ملا ہے اور وہ عقیدہ توحیدِ الہیٰ ایمانِ مفصل میں شامل ہے لیکن ایک پتھر کا چومنا پتھر پرستی نہیں سمجھتے۔ جو اعلیٰ تعلیمات ہمیں دوسرے مذاہب سے حاصل ہوئی ہوں۔ اُن کا اعتراف کرنا شکر گذاری کی رُوح ہے اور جن باتوں کی سمجھ نہ آئے وہ اہل کتاب مسیحی علماء سے پوچھ لینے میں قرآن کی مخالفت نہیں۔ نہ کوئی حرج ہے (سورۃ یونس ۹۴) کیونکہ یہ حکم درج قرآن ہے۔

اسرائیلیوں کا ایک الگ مذہب ہے۔ لیکن مسیحی دُنیا اسرائیلیوں کی مُقدّس کتابوں سے نفرت نہیں کرتی۔ اس لئے کہ پرانے عہد نامہ کی تمام کتبِ مُقدّسہ ہمارے خداوند یسوُع مسیح کی گواہی دیتی ہیں۔ انہی سابقہ کتب کی رہنمائی میں کثیر التعداد اسرائیلیوں نے مسیح خداوند کو قبول کیا اور اُس پر ایمان لائے تھے کہ وہ ہمارا منجی خداوند اور ہماری زندگیوں کا زندہ مسیح بادشاہ ہے۔ کیا کتابِ مُقدّس کی توہین و تذلیل کرنے سے یہود و نصاریٰ اسلام کے نزدیک آسکتے ہیں؟

ہرگز نہیں۔ سابقہ کتابوں میں ہمارے لئے اخلاقی اور رُوحانی غذا بھی موجود ہے اور وہ الہامی کتب اُسی خدا کی طرف سے ملی ہیں جو ہمارا واحد خدا ہے۔ اور کتاب مُقدّس اُسی خدای واحد کا کلام مُقدّس ہے مسیح خداوند نے ان سابقہ الہامی کتابوں کی تعلیمات اور موسوی شریعت کے اُوپر سے نئے انداز اور نئے مکاشفہ اور نئے فلسفۂ نجات اور مسیحیت کی مضبوط عمارت تعمیر کی ہے۔ یعنی پرانی عمارت کی پُرانی بنیادوں پر لاتبدیل اور مضبوط نئی پکی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ اس لئے مسیحی دنیا کتُب سابقہ کی نہ مخالف ہے نہ دُشمن۔ نہ ہم سابقہ کتب پر کوئی الزام لگاتے ہیں۔ مسیح خداوند اور اُس کے مُقدّس رسُولوں کا بھی طریقہ بشارت تھا کہ انہوں نے پُرانے عہد نامہ کی باتوں اور سابقہ نبیوں کی تعلیم کی نیو پر زندہ مسیح مصلوبؑ کی منادی کی اور یوں دُنیا میں مسیحیت کی عالیشان عمارت کھڑی کر دی جس کی وجہ سے زندہ مسیح مصلوبؑ اور مسیحیت اسرائیلی قوم میں محبت اور پیار اور علم و ادب کی راہ سے مقبُول عام ہوئی۔ خداوند کی کتاب مُقدّس کی مخالفت کر کے کوئی مذہب دنیا میں کامیاب اور سُرخ رُو نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو لوگ زبانی زبانی لفظی طور پر کتابِ مُقدّس کا تو احترام کرتے ہیں۔ لیکن اُس کی تعلیمات سے نفرت کرتے ہیں۔ زندہ خداوند اُن کی ان چال بازیوں سے خوُب واقف ہے۔ جس طرح مسیحی لوگ انجیلِ مُقدّس کو سینے سے لگا کر رکھتے ہیں اسی طرح وہ سابقہ کتابوں توریت اور زبوُر اور صحائف الانبیاء کو بھی اپنے سینوں سے لگائے رکھتے ہیں۔ چاہیئے کہ اہلِ اسلام بھی قرآن مجید کی طرح ان سابقہ کتابوں کو سینے

سے لگا کر رکھیں۔ تاکہ ان سابقہ کتابوں پر اُن کے ایمان کی صداقت
معلوم ہو جائے۔ اور قرآن مجید کا سابقہ کتب مقدسہ سے رشتہ محبت ثابت
ہو۔ خداوند یسوع مسیح نے نسلی امتیاز کو دُور کر دیا ہے اور یہ ثابت
کیا کہ خدا تعالیٰ اسرائیلیوں کے علاوہ دُنیا کی سب قوموں کو پیار کرنے
والا آسمانی باپ ہے۔ بلکہ بلا امتیاز اقوام عالم کا خدا باپ ہے۔

مسیح مصلوب نے بلا امتیاز سامریوں اور گراسینیوں اور رومیوں اور
اسرائیلیوں میں ان کے ایمان کے اندازہ کے مطابق اُن کے بیماروں
کو شفا دی اور سامریوں کی درخواست کے مطابق وہ دو دن اپنے شاگردوں
سمیت سامریوں کے ہاں رہے۔ (انجیل یوحنا ۴: ۴۰) یہ اِس لیئے
کہ اسرائیلی سامریوں اور دوسری قوموں سے نفرت نہ کریں۔ خداوند
یسوع مسیح نے اسرائیلیوں کے علاوہ سب قوموں کے ساتھ اپنی محبت اور
ترس اور ہمدردی کا زندہ ثبوت دیا۔ اپنے مخالفوں اور منکروں کے
خلاف سختی کرنے اور جہاد و قتال اور نفرت کی بجائے محبت رحم اور
پیار اور نیکی کو ترجیح دی تاکہ محبت اور پیار کی راہ سے اپنے مخالفوں
کی رُوحوں کو جیت کر اُن کو اپنا دوست بنایا جائے۔

چنانچہ خداوند یسوع مسیح کا یہ طریقہ تعلیم نہایت کامیاب اور پھلدار
ثابت ہوا۔ جس کی وجہ سے وہ دنیا میں ایک عظیم اُستادِ کامل مانا گیا ہے۔
ایسے لوگ بھی ہیں جو غیر مذاہب کے لوگوں کو ناپاک اور کافر قرار دے کر
اُن کو اپنے مذہبی مقدس مقامات میں داخل ہونے کی قطعاً اجازت نہیں
دیتے کسی زمانہ میں یہودی بھی یہی کیا کرتے تھے۔ لیکن خدا کے کلام سے
یہ بات واضح ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہاتھ کے بنائے مکانوں میں نہیں رہتا اور

کوئی جگہ ایسی نہیں جو گناہ سے پاک ہو۔ لاکھوں اہلِ اسلام مکہ شریف میں جا کر
شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اسرائیلیوں کے علاوہ سب قوموں کے ساتھ
اپنی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ آج مشرق و مغرب شمال و جنوب میں ہر جگہ
نظر دوڑا کر دیکھیں کہ دنیا کی تمام اقوام برضا و رغبت دائرہ مسیحیت
میں بڑی کثرت سے شامل ہیں۔ اور اُن کو ہر جگہ مکمل آزادی ہے بلکہ
غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی اُن ممالک میں جہاں مسیحیوں کی اکثریت
ہے۔ مذہبی آزادی حاصل ہے۔ لیکن دنیا میں ایسے ممالک بھی ہیں
جہاں کسی دُوسرے مذہب کے لوگوں کو مذہبی آزادی قطعاً نہیں
نہ وہاں غیر لوگ عبادت خانے بنا سکتے ہیں۔ نہ تبلیغ کر سکتے ہیں اس
سے آپ اُن کی مذہبی تنگ دلی اور مذہبی آزادی کا اندازہ
لگا سکتے ہیں۔ لیکن وقت آئے گا جب یہ لوگ خود ہی مذہبی قلعہ بندیاں
ختم کر دیں گے۔ آخر میں ہر جگہ وہی مذہب زندہ رہے گا جو خدا کی
طرف سے ہے اور جو حقیقی راہِ نجات ہے۔

جب خدا کا ازلی ابدی آسمانی اکلوتا بیٹا دُنیا میں مُجسّم و متولّد
اور مولودِ مُقدّس کی صورت میں جلوہ گر ہُوا تو خدا تعالیٰ بھی اپنی
پدرانہ محبت کے عالم میں خدا باپ کی صورت میں جلوہ گر ہُوا اور
خدا کے بیٹے نے اپنی عالیشان محبت اور عالیشان تعلیمات اور اپنے
عالیشان معجزانہ عجیب کاموں سے ثابت کیا کہ خدا محبت ہے
اور محبت کے عالم میں خدا ہمارا آسمانی باپ اور محبت کے عالم میں
کمال قدرت کے ساتھ مسیح یسوع خدا کا اکلوتا بیٹا ہے نہ خدا تعالیٰ

تخریب کار ہے نہ محبوب خدا تخریب کار ہو سکتا ہے۔ یہ خدا کے بیٹے کی حکمتِ عملی تھی۔ کہ پہلے اس نے اسرائیلیوں کو از روئے کتابِ مُقدّس اپنے مشن میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ کیونکہ وہ کتابِ مُقدّس کی روشنی میں ایک مسیح بادشاہ کی آمد کے دن رات منتظر تھے۔ پھر اُس نے سب قوموں کو اپنے مشن میں شامل کرنے کے لیئے اسرائیلیوں کو شاگرد بنایا اور ان میں سے بارہ شاگردوں کا انتخاب کر کے اُن کو رسُول کا لقب دیا۔ تاکہ اُن کے وسیلہ سے منجئیِ عالمین کی ہر جگہ منادی کی جائے۔ اور مسیح کا یہ طریقہ کار نہایت کامیاب ثابت ہُوا۔

غیر مذاہب لوگ خدا کی پدرانہ محبت کے آسمانی مکاشفہ اور الٰہی ابنیّت کے مفہُوم سے بالکل محرُوم اور بے خبر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اتنا بڑا عظیم ہے۔ کہ وہ محبت کے رشتہ میں نہ کسی کا باپ بن سکتا ہے نہ کسی کے قریب آسکتا ہے نہ کسی کو اپنا بیٹا بنانے کے لیئے تیار ہے لیکن یہ ایک انسانی سوچ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سوچ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی سوچ میں اور انسان کی سوچ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ خدا کے بارے میں وہی سوچ رکھتے ہیں جو اُن کے دائیں بائیں اُن کو نظر آتا ہے۔ جب تک انسان خدا کو اپنی زندگی اور اپنے دِل کے قریب نہ سمجھ لے وہ گناہ سے باز نہیں رہ سکتا۔ خدا کے ایک مُقدّس رسُول لکھتے ہیں کہ:-

"اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (انجیل یوحنا ۱: ۱۴)

"لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا
یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ نہ خُون سے نہ جسم کی خواہش سے۔ نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہُوئے۔" (انجیل یوحنا ۱: ۱۲-۱۳)

الٰہی پدرانہ محبت کی صفت ایک عجیب صفت ہے۔ جس خدا کی ذات میں پدرانہ محبت موجود ہے وہ خدا باپ ہے۔ اور وہ خود سچا خدا ہے اور اگر خدا باپ ہے تو اُس کا کوئی اکلوتا بیٹا بھی ہے۔ اور جس خدا کا اکلوتا بیٹا ہے وہ خود بھی خدا باپ ہے۔ اس لئے بیٹے کے بغیر نہ خدا باپ ہے اور نہ وہ خدا محبّت ہے نہ خدا باپ کے بغیر خدا کا بیٹا ممکن ہے۔ لہٰذا اقوامِ عالم خدا کے بیٹے پر ایمان لانے کی وجہ سے خدا کے فرزندوں اور مُقدّسوں کی عظیم جماعت ہے۔ خدا کا بیٹا اس لیئے پیارا محبُوب خدا ہے کیونکہ خدا محبت ہے۔ چنانچہ فی الحقیقت خدا تعالےٰ کا واحد آسمانی اکلوتا بیٹا خداوند یسُوع مسیح ہے جس کے مجسّم ہو تولّد سے پیشتر جبرائیل فرشتہ نے اور پھر خود خدا تعالیٰ آسمانی باپ نے پھر یحییٰ یوحنا نبی نے پھر خود خداوند یسُوع مسیح ابنِ خدا نے اور پھر اس کے تمام شاگردوں اور مُقدّس رسُولوں نے اس بات کی تصدیق کی اور دنیا میں خوب ہر جگہ منادی کی اور گواہی دی۔ اور اپنی جانیں اس آسمانی عقیدہ کی خاطر قربان کر دیں کہ مسیح مصلوُب خدا کا پیارا بیٹا ہے۔ وہی ہمارا نجات دہندہ ہے۔

اور خدا تعالیٰ پیار بھرا ہمارا آسمانی باپ ہے اور ذاتِ محبت میں محبّ و محبوب لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ محب اپنے محبوب کا اور محبوب اپنے محِبّ کا طلب گار ہے۔ جس مذہب میں یہ تصوّر نہیں کہ خدا محبّت ہے۔ اُس میں محبُوب خدا کا تصوّر ممکن نہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ آسمانی باپ، پیار کرنے والا باپ ہے، معافی دینے والا باپ ہے۔

باپ کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مفاد کے لیئے کچھ کرے اُن کو کچھ دے۔ لہذا باپ نے اپنے آسمانی اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیج کر اُس کے وسیلہ سے گنہگاروں کے لیئے نجات اور ہمیشہ کی زندگی کا کام کیا ہے۔ اور خدا کے بیٹے کی قدرت اور جلال اور اُس کے بادشاہی انجیلی کلام الٰہی کی تاثیر سے ثابت ہے کہ وہ حقیقی خدا سے حقیقی خدا ہے اور خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وُہ آسمانی ہستی ہے اور اُس کا جلال خدا کا جلال ہے اور وُہ اُلُوہیت کی ساری معموری ہے۔ اُس کے جلال میں قدرت کے ساتھ خُدا کے جلال کا پرتو اور خدا کی ذات کا نقش اور کامل خدا ہے چنانچہ خدا نے گنہگاروں کی نجات کے لیئے اپنے آسمانی بیٹے کو فدیہ میں دے دیا۔ اس لیئے:۔ مسیح خداوند کلمۃ اللہ کا کلام خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ وہ خدا سے خُدا ہے۔ اُس کی قدرت خُدا کی قدرت ہے۔ اس لئے کر اس نے کہا کہ مَیں اور باپ ایک ہیں۔ اُس کا اختیار خدا کا اختیار ہے۔ کیونکہ وہ خدا باپ سے صادر ہے۔ اس کا ظہور خدا کا کامل ظہور ہے۔ کیونکہ یہ اُس کے عالیشان کاموں سے ظاہر ہے۔

لہذا اُس کو قیامت اور زندگی پر پُورا اختیار ہے۔ اُس کو عدالت اور سزا و جزا پر پُورا اختیار ہے اُس کو جنّت و فردوس پر کُلّی اختیار ہے۔ اُس کو دوزخ و جہنم پر کُلّی اختیار ہے۔ کیونکہ وہ کامل خدا کا اکلوتا بیٹا کامل خدا ہے۔ خدا کا بیٹا علیمِ کُل اور عالم الغیب ہے کیونکہ لکھا ہے کہ "وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے" (انجیل یوحنا ۲ : ۲۵)

جب ہم یہ سنتے ہیں کہ مسیح یسُوع خُدا کا آسمانی بیٹا ہے۔ تو ہمارے تصوّرات آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ کی کتابِ مُقدّس بائبل کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لیئے تیار نہیں۔ وہ خدا کی پدرانہ محبّت کے مسیحی فلسفہ' توحید کو مسیحی فلسفۂ نجات کو اور ہمیشہ کی زندگی کے عرفانِ الٰہی کو نہ سمجھ سکتے ہیں نہ اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ مسیح خداوند مُنجیِ عالمین نے اپنے ساتھ مصلُوب ہونے والے تائب ڈاکو کو آسمانی فردوسِ بریں کے بارے میں ایک حقیقی اور کامل تسلّی دی اور اُسے فرمایا:۔

"آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا"

مسیح خداوند کے فرمانِ الٰہی کو جُھٹلانا حق پرستی نہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا اختیار اور ایسی قدرت اور ایسا جلال کسی دُوسرے مذہب کے بانی و ہادی کو نہیں دیا اس لئے معترضین مذہبی حسد و تعصّب کے بارے خدا کے آسمانی اکلوتے بیٹے زندہ آسمانی ہستی مسیح مصلوب کی مخالفت میں دن رات ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے

ہیں. لیکن وہ تو سب قوموں اور سب مذاہب کا منجی ہے

ع یہ عالم بالا کا آفتابِ صداقت بجھایا نہ جائے گا

خدا کے بیٹے نے آسمانی بھیدوں اور مکاشفات اور موت کے بعد قیامت اور زندگی کے تمام اہم امور اور عدل و انصاف سزا و جزا، فردوس و جہنم کے بارے میں کما حقہ، ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں جن سے دوسرے مذاہب کے لوگ بالکل بے خبر ہیں۔

خدا تعالےٰ کے اکلوتے بیٹے کلمۃ اللہ کی خدا باپ کے ساتھ وحدتِ الٰہی بھی عجیب ہے. جیسے سورج سے روشنی صادر ہوتی ہے. اندھے اور نابینا لوگ جو سورج کو اور اس کی روشنی کو تو نہیں دیکھ سکتے البتہ وہ اپنے کانوں سے سن رہے ہیں. کہ دنیا میں مسیحیت اپنے بڑے کمال عروج میں عظیم اور بے مثال ہے اور وہ دوسری اقوام کے لیئے نورِ ہدایت اور مشعلِ راہ ہے. جب ہم ایسی باتیں بیان کرتے ہیں تو معترضین مغربی ممالک اور اقوام کی ترقی یافتہ مسیحی دنیا کے برعکس اُن غریب مسیحیوں کی طرف انگشت نمائی کرتے ہیں. جنہوں نے حال ہی میں مسیح خداوند کو قبول کیا ہے جو قدیم زمانہ سے زور آور قوموں کے پاؤں تلے کچلے ہوئے تھے لیکن وہ سب نجات کے حقدار ہیں. کیونکہ اُن کی نجات مسیحِ مصلوب پر اُن کے ایمان کی راستبازی پر منحصر ہے نہ کہ مال و دولت پر نہ رسوماتی اعمال پر۔ ترقی یافتہ قوموں نے بُت پرستی ترک کر کے بخوشی بدل و جان بلا خوف مسیحیت کو قبول کیا تھا. انہوں نے مسیحی ایمان اور نجات کی منفعت دولت کی خاطر

اپنی شہادت اور خونریزی قبول کی لیکن اپنے خدا کے بیٹے زندہ مسیح مصلوب کا انکار نہ کیا. کیونکہ وہ سوچ سمجھ کر دلی عقیدت اور رغبت سے ایمان لائے تھے. اور اُن کا ایمان اندھا ایمان نہ ہے. مسیحیت نے لوگوں کو اندھا ایمان نہیں دیا. بلکہ زندہ ایمان دیا ہے. کیونکہ خدا کا بیٹا مسیحِ مصلوب زندہ ہے.

لکھا ہے "عیسیٰ کے ماننے والوں کو روزِ قیامت تک کافروں پر حکمران رکھوں گا۔" (سورۂ عمران ۵۵)

جبکہ مسیحیوں سے روزِ قیامت تک حکمرانی اور سرفرازی کا وعدہ موجود ہے تو پھر اُن کی بربادی کے عزم سے باز کیوں نہیں آتے؛ مسیح خداوند نے فرمایا:۔

"سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں" (انجیل یوحنا ۵ : ۲۲-۲۳)

"میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔"

(انجیل متی ۲۸ : ۲۰)

جس مسیحی مذہب کا خدا ہمیشہ زندہ اور مددگار ہے اُس کو مخالفین سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے؛ فرمایا:۔

ابنِ آدم (یسوع) کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔" (انجیل لوقا ۹ : ۵۶)

آسمان پر اور زمین پر دو ہی ایسی عظیم ہستیاں ہیں جن کی ذات میں کوئی عیب، کوئی داغ کوئی نقص کوئی گناہ نہیں ہے ایک آسمانی خدا باپ ہے اور دوسرا اُس کا آسمانی اکلوتا بیٹا جو مجسم ہو کر دنیا میں جلوہ گر ہوا تھا.

نجات کا بانی اور کامل کرنے والا خداوند یسوع زندہ آسمانی

ہستی ہے۔
جس نے صلیبی موت اور قبر پر عظیم فتح پائی جو زندہ ہوا۔ وہ
تا ابد زندہ سرفراز ہے۔ جو آسمان پر زندہ بجسدِ عنصری اُٹھایا
گیا جو آسمان پر خدا کے دہنے سربلند اور سرفراز ہے اور جو ہر روز
ہماری شفاعت کرتا ہے۔

” یسوع کو کہ موت کا دُکھ سہنے کے سبب سے جلال اور عزت
کا تاج اُسے پہنایا گیا ہے تاکہ خدا کے فضل سے وہ ہر ایک آدمی
کے لیئے موت کا مزہ چکھے “ (عبرانیوں ۲ : ۹)

” مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی
اُٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے۔ اور ہماری شفاعت بھی کرتا
ہے “ (رومیوں ۸ : ۳۴)

” جب اُسے مُردوں میں سے جلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی
مقاموں پر بٹھایا۔ اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت
اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت بلند کیا جو نہ صرف اس
جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لیا جائے گا۔ اور سب
کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا اور اس کو سب چیزوں کا سردار
بنا کر کلیسیا کو دے دیا “ (افسیوں ۱ : ۲۰-۲۲)

” اور وہی بدن یعنی کلیسیا “ کا سر ہے وُہی ابتدا ہے اور
مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں
میں اُس کا اوّل درجہ ہو۔ کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری
معموری اُسی میں سکونت کرے۔ اور اُس کے خون کے

سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اُسی
کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے۔ خواہ وہ زمین کی ہوں
خواہ آسمان کی “ (کلسیوں ۱ : ۱۸-۲۰)

” وہ آسمان پر جا کر خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور فرشتے
اور اختیارات اور قدرتیں اُسی کے تابع کی گئی ہیں “
(۱۔ پطرس ۳ : ۲۲)

مسیح مصلوب کے صعودِ آسمانی کی چشم دید شہادتیں اور
خود نوشت قلمی گواہیاں انجیل مُقدّس میں موجود ہیں۔ لیکن
معترضین کے پاس کوئی ایسی شہادت نہیں۔ مخالفین مسیح مصلوب
خواہ مخواہ اپنا ذہن خراب کرتے ہیں اور روپیہ ضائع کرتے ہیں
ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا ذہن اور روپیہ اچھے کاموں میں
لگائیں۔ فلاحی اداروں پر لگائیں اور زندہ خدا کی مخالفت سے
باز رہیں۔ کیونکہ زندہ آسمانی خدا باپ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہے
ہیں۔ خدا باپ اُن کے اس مخالفانہ فعل کو حساب میں لائے گا۔ اور
جو خدا کے بیٹے پر ایمان نہیں لائے اُن سے ضرور بدلہ لے گا۔

ایک فریسی عالم شرع گملی ایل نے یہودیوں سے کہا کہ ان مسیحیوں
سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو“
(اعمال ۵ : ۳۸)

بعض لوگوں کی فطرت ہی ایسی ہے کہ وہ لڑائی پسند نبیوں کا جہاد
پسند کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے تمام مسائل کا آسان حل
لڑائی میں ہے لیکن مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ اپنے دشمنوں اور مخالفوں

سے محبت رکھو۔ اُن کے لیئے دُعا کرو۔ اُن کے ساتھ حتےّ المقدُور نیک برتاؤ کرو۔ اِس طریقہ سے ہم اپنے مخالفوں کو اپنا دوست بنالیں گے۔ مسیحی طریقہ بشارت اور تعلیم محبّت۔ نیکی اور بھلائیؔ اور خدمتِ خلق ہے جس کی وجہ سے مسیحیت کو فروغ اور مقبُولیت حاصل ہوتی جاتی ہے۔

عربوں کی طرح اسرائیلی قوم بھی کسی زمانہ میں مذہب کے نام پر جنگجو قوم تھی۔ لیکن خداوند یسوُع مسیح کے طریقے انسانی مذاہب کے طریقے نہ تھے بلکہ الٰہی طریقے ہیں رُوحوں کو ہلاک و برباد کرنا نہیں بلکہ بچانا مقصُود ہے۔ اِس لئے اُس نے خدا کی بادشاہی کے مِشن کی ترقی اور توسیع کے لیئے اپنے انجیلی کلامِ الٰہی کو بطورِ رُوح کی تلوار استعمال کیا کیونکہ اُس کا انجیلی کلام الٰہی زندہ ہے۔ بلکہ زندہ اور مؤثر ہے اور ہر ایک آہنی دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ جو کوئی نجات اور ہمیشہ کی زندگی کا طالب ہے۔ اُس کے دل اور خیالوں پر لوُرا پورا اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی انجیلی کلام الٰہی کی تلوار کے زور سے اُس کے مُقدّس رسوُلوں نے یروشلیم شہر سے شروع کر کے ایشیا کوچک اور پھر آگے یوُنان اور یُونان کے صوُبوں اور بڑے بڑے شہروں اور رُومی حکومت کے تمام صوُبوں اور رُوما شہر سے آگے مغربی یورپین ممالک اور رُوس کے صوُبوں الرّکم (لوگوسلادیہ) اور اسفانیہ (سپین) مکدنیہ اور اخیہ میں

(رومیوں ۱۵: ۱۹، ۲۴ و ۲۶) نجات دہندہ

کی بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کی اور سنِ ہجری کی ابتداء سے پہلے پہلے ہی پورے طور پر مسیحیت مغربی ممالک پر قابض اور مسلّط ہو چکی تھی۔ لیکن جو لوگ انجیل مُقدّس کو ذرا بھی کر نفرت کی نگاہ سے دل میں کھوٹ رکھ کر پڑھتے ہیں وہ زندہ مسیح کو نہیں پا سکتے۔ چنانچہ خداوند کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ" یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے" (۲ پطرس ۳: ۹)

کتابِ مُقدّس کے خدا کو انسانی رُوح اور جانیں مثال کے طور پر اولاد کی طرح پیاری اور عزیز ہیں۔ مسیح خداوند کلمۃُ اللہ نے اپنی الٰہی شخصیت کی الٰہی محبت کی خوبیوں اور قدرت۔ اور بادشاہی انجیلی کلام الٰہی کے زور سے جو رُوح کی تلوار ہے اپنے مخالفین کے دلوں اور خیالوں کو تسخیر و مفتوح کر کے اپنے آسمانی باپ کی بادشاہی میں شامل کر لیا ہے۔ کیونکہ اُس کا کلام مؤثر اور ہر جگہ پھلدار ہے۔ مخالفین کی تلوار نے خصوصاً رُومی قیصر نیرو اور دیگر رُومیوں نے صدیوں تک مسیحیوں کا خوُن بہایا لیکن کلامِ خدا اُن کی تلوار سے زیادہ تیز مؤثر زور آور اور کارگر ثابت ہوُا۔ کیونکہ ہر جگہ ہر دم مسیحیوں کو مسیح خداوند کے الفاظ یاد رہتے ہیں کہ:۔ "جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور رُوح کو قتل نہیں کر سکتے اُن سے نہ ڈرو۔

بلکہ اُسی سے ڈرو جو رُوح اور بدن دونوں کو جہنّم میں ہلاک کر سکتا ہے" (انجیل متی ۱۰: ۲۸) لیکن پاکستانی کلیسیا بڑی عقلمند بزدل ہے۔ مسیح خداوند کی آمد سے پہلے رسوُلوں

کا دور نہ تھا۔ بلکہ وہ سب مُلہم انبیاء کرام تھے۔ مسیح خداوند نے
اپنے مشن کی ترقی کے لیے اپنے خاص خاص شاگردوں کو رسُول کا
لقب دیا۔ اُن رسُولوں میں سابقہ انبیاء کرام سے زیادہ بہتر اوصافِ
نبوت اور اوصافِ رسالت پائے جاتے تھے۔ اُس کے مقرر کردہ
رسُولوں کی رسالت کا یہ عالم تھا۔ کہ جس یروشلیم شہر کے لوگوں
کے رُوبرُو مسیح یسُوع مصلوب کئے گئے تھے۔ اُسی شہر میں
ڈرپوک پطرس رسُول نے رُوح القُدس یعنی دُوسرے مددگار کی
قوت سے قوی معمور و مضبُوط ہو کر زندہ مسیح مصلوُب کی گواہی
دی تو تین ہزار کے قریب یروشلیم کے اسرائیلی ایمان لے آئے
اسی طرح ہر جگہ رسُولوں کے ذریعہ بڑی بھاری اکثریت کے ساتھ
اسرائیلیوں اور غیر اسرائیلیوں نے زندہ مسیح مصلوُب کو قبول کیا۔
اور [illegible] میں مسیحیت بڑی تیزی کے ساتھ ہر جگہ مقبولِ عام
[illegible] مسیح مصلوُب کی صلیبی موت کے منکر ہیں انہوں
نے یروشلیم شہر میں جا کر یہودیوں سے ہرگز یہ دریافت نہ کیا تھا۔ کہ
عیسیٰ المسیح مصلوُب ہوئے تھے یا نہیں۔ اِس لیے اُن کا دعویٰ ہرگز
درُست نہیں کہ عیسیٰ المسیح مصلوُب نہ ہوئے تھے۔ کیونکہ اُن کے پاس
انکار کی کوئی چشم دید شہادتیں موجود نہیں۔
مسیح مصلوُب کے واقعات صلیبی موت اور مُقدّس تعلیمات کے
بارے میں انجیل نویس چشم دید مُقدّس رسُولوں کو اور انجیل مُقدّس کی
الہامی باتوں کو غلط قرار دینا حق پرستی نہیں۔ کیوں کہ
دنیا کی کثیر التعداد آبادی نے جو علم و ہنر مندی میں ترقی یافتہ اقوام

ہیں انہوں نے بڑی تحقیق کے بعد اُسے برحق تسلیم کیا ہے باقی حق کی
مخالفت کا دَور حضرت آدم سے شروع ہے تک مصلوُب
کلمۃ اللہ کا ارشادِ گرامی یہ ہے کہ: "راہ اور حق اور زندگی میں
ہُوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔
(انجیل یوحنا ۱۴: ۶)
1: چنانچہ مسیح مصلوُب راہ حق اور صراط المستقیم ہے۔
۲: وہ جو حق حق پکارتے ہیں اُن کے لیئے دعوتِ عام ہے
کہ مسیح یسُوع جو کلمۃ اللہ ہیں وہ محبوُبِ خدا ہیں وُہی صراط المستقیم
ہیں وہی راہِ حق ہیں وہی راہِ نجات ہے وہی نجات کا
واحد دروازہ ہے۔ جس کے وسیلہ سے ہم خدا کی آسمانی بادشاہی
میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ قربِ الٰہی کا گناہ سے
نجات کا کوئی دُوسرا راستہ اور خدا کی بادشاہی میں داخل
ہونے کا کوئی دوسرا دروازہ نہیں ہے۔ جس کو خدا نے مقرر
کیا ہو۔
۳: وہ جو ہمیشہ کی زِندگی اور آرام اور مقامِ فردوس چاہتے
ہیں۔ مسیح خداوند اُن کے لیئے جائے فردوس اور ہمیشہ کی زندگی
ہے جس جگہ زندہ مسیح خداوند نہ ہو گا وہاں فردوس بھی نہ ہو گا۔
خداوند یسُوع مسیح نے فرمایا کہ:۔
"تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پہ ایمان رکھتے ہو۔ مجھ پر بھی ایمان
رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو
مَیں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیئے جگہ
تیار کروں۔ اور اگر مَیں جا کر تمہارے لیئے جگہ تیار کروں تو
پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا۔ تاکہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو

(انجیل یوحنا ۱۴ : ۱-۳) کیا کسی نبی کو ایسا اختیار حاصل تھا!
جب خداوند یسوعؑ مسیح مصلوب نے صلیبی موت اور قبر پر
عظیم فتح مندی اور غلبہ حاصل کیا تو اُس نے نافرمان قیدی
رُوحوں میں بھی جا کر نجات کی خوشخبری کی منادی کی۔

(۱- پطرس ۳ : ۱۹)

تاکہ زندوں اور مُردوں کا خداوند ثابت ہو۔
"جب وہ عالمِ بالا پر چڑھ گیا تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا"

(افسیوں ۴ : ۸)

لکھا ہے کہ: "کیونکہ مسیح اس لئے مُوا اور زندہ ہُوا کہ
مُردوں اور زِندوں دونوں کا خداوند ہو" (رومیوں ۱۴: ۹)

فرمایا کہ :- ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدای واحد
اور برحق کو اور یسوعؑ مسیح کو جسے تُو نے بھیجا
ہے جانیں" (انجیل یوحنا ۱۷ : ۳)

چنانچہ اے میرے دوست! یہ بات سب پر واضح ہو جائے
کہ کتابِ مُقدّس کے خدا کی مانند نہ تو آسمان میں اور نہ زمین
پر کوئی دُوسرا خدا ہے۔

اور خدا کے بیٹے مُنجئ عالمین مسیح مصلوب کی مانند نہ تو آسمان
میں اور نہ زمین پر کوئی دُوسرا نجات دہندہ اور مُنجئ عالمین ہے
خداوند مسیح یسوعؑ نے فرمایا :-

"کیونکہ مَیں دُنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ
دُنیا کو نجات دینے آیا ہوں" (انجیل یوحنا ۱۲: ۴۷)

ایسا دعویٰ کوئی نبی نہیں کر سکتا کہ:-
"مجھے زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے"
(انجیل مرقس ۲- ۱۰)

مسیح کی آمدِ ثانی
اور
روزِ قیامت کے بارے میں

"اور جب وہ (خداوند یسوع مسیح) زیتون کے پہاڑ پر بیٹھے
تھے تو اُس کے شاگردوں نے الگ اُس کے پاس آکر کہا ہم کو
بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی اور تیرے آنے اور دُنیا کے آخر
ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا۔ کہ
خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کردے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام
سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں
کو گمراہ کریں گے۔ اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔
خبردار! گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن
اُس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت
چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے
لیکن یہ سب باتیں مُصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔ اُس وقت لوگ
تم کو ایذا دینے کے لیے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے
اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی
اور اُس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے۔ اور ایک دُوسرے
کو پکڑوائیں گے۔ اور ایک دُوسرے سے عداوت رکھیں گے

اور بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں
کو گمراہ کریں گے اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں
کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ مگر جو آخر تک برداشت کریگا
وہ نجات پائے گا۔ اور بادشاہی کی اِس خوشخبری کی منادی
تمام دُنیا میں ہوگی۔ تاکہ سب قوموں میں گواہی ہو۔ تب خاتمہ
ہوگا۔" (انجیل متی ۲۴: ۳-۱۴)

"اور فوراً اُن دنوں کی مُصیبت کے بعد سُورج تاریک ہو
جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان
سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اُس وقت
ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اُس وقت زمین کی
سب قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال
کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے اور وہ نرسنگے
کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ اور وہ اُس
کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے
سے اُس کنارے تک جمع کریں گے (انجیل متی ۲۴: ۲۹-۳۱)

"جب فریسیوں نے اُس سے کہا کہ خدا کی بادشاہی
ظاہری طور پر نہ آئے گی اور لوگ یہ نہ کہیں گے کہ دیکھو یہاں
ہے یا وہاں ہے۔ کیونکہ دیکھو خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان
ہے۔ اُس نے شاگردوں سے کہا وہ دن آئیں گے کہ تم کو ابنِ آدم
کے دِنوں میں سے کسی دن کو دیکھنے کی آرزو ہوگی اور نہ دیکھو
گے۔ اور لوگ تم سے کہیں گے کہ دیکھو وہاں ہے یا دیکھو یہاں

ہے! مگر تم چلے نہ جانا۔ نہ اُن کے پیچھے ہو لینا۔ کیونکہ جیسے بجلی آسمان کی طرف سے کوند کر دُوسری طرف چمکتی ہے۔ ویسے ہی ابنِ آدم اپنے دِن میں ظاہر ہوگا۔ لیکن پہلے ضرور ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے اور اِس زمانہ کے لوگ اُسے ردّ کریں۔ اور جیسا نُوح کے دِنوں میں ہُوا تھا اُسی طرح ابنِ آدم کے دِنوں میں بھی ہوگا کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور اُن میں بیاہ شادی ہوتی تھی۔ اس دِن تک جب نُوح کشتی میں داخل ہُوا۔ اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا۔ اور جیسا لُوط کے دِنوں میں ہُوا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خریدو فروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے۔ لیکن جس دن لُوط سدوم سے نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کیا۔ ابنِ آدم کے ظاہر ہونے کے دِن بھی ایسا ہی ہوگا۔ اُس دن جو کوٹھے پر ہو اور اُس کا اسباب گھر میں ہو وہ اُسے لینے کو نہ اُترے اور اسی طرح جو کھیت میں ہو وہ پیچھے کو نہ لوٹے۔ لُوط کی بیوی کو یاد رکھو۔ جو کوئی اپنی جان بچانے کی کوشش کرے وہ اُسے کھوئے گا۔ اور جو کوئی اُسے کھوئے وہ اُس کو زندہ رکھے گا۔ مَیں تم سے کہتا ہُوں کہ اُس رات دو آدمی ایک چارپائی پر سوتے ہوں گے۔ ایک لے لیا جائے گا۔ اور دُوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ (دو آدمی کھیت میں ہونگے ایک لے لیا جائے گا اور دُوسرا چھوڑ دیا جائے گا) انہوں نے جواب میں اُس سے کہا۔ کہ اے خداوند! یہ کہاں ہوگا؟ اُس نے اُن سے کہا۔ جہاں مُردار ہے۔ وہاں گدھ بھی جمع ہوں

گے (انجیل لوقا ۱۷ : ۲۵ - ۳۷)

ابدی زندہ آسمانی بادشاہ مسیح خداوند نے بہت ساری تمثیلوں کے ذریعے بھی اپنی اچانک آسمانی آمدِ ثانی کے متعلق تعلیم دی ہے تاکہ مسیحی ایماندار غلطی نہ کھائیں۔ چنانچہ خداوند یسُوع مسیح نے قیامت اور زندگی اور عدالت اور خدا کی بادشاہی کی آمد کے متعلق بہت ساری ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں جو کسی دُوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتیں وہ صرف اپنے علم اور فلسفہ سے اندازہ لگا کر بیان کرتے ہیں کہ قیامت کس طرح ہوگی۔

خداوند یسُوع مسیح زندہ آسمانی بادشاہ نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

اُس وقت لوگ ابنِ آدم (یسُوع مسیح) کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل (نورانی بادل متی ۱۷ : ۵) میں آتے دیکھیں گے اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اوپر اُٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی"۔

(انجیل لُوقا ۲۱ : ۲۷-۲۸)

خدا کے بیٹے مسیح مصلوب نے فرمایا کہ:۔

مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سُنیں گے اور جو سُنیں گے وہ جئیں گے۔ کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے۔ اُسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے بلکہ اُسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا اِس لئے کہ وہ آدم زاد ہے۔ اِس

سے تعجب نہ کرو۔ کیونکہ وہ وقت آتا ہے۔ کہ جتنے قبروں میں ہیں۔ اُس کی آواز سُن کر نکلیں گے جنہوں نے نیکی کی ہے۔ زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔" (انجیل یوحنا ۵: ۲۵-۲۹)

صعودِ آسمانی کے ایک سال بعد زندہ مسیح مصلوب منجیٔ عالمین نے ساؤل پولسؔ کو دمشق کی راہ پر جاتے ہوئے جب کہ وہ دمشق کے مسیحیوں کی ایذا رسانی کے ارادہ سے جا رہا تھا تو مُقدس پولسؔ پر جلوہ گر ہو کر اس سے کلام کیا۔ اور اُسے اپنے نام کی گواہی اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کے لیئے مخصوص کیا۔ (اعمال ۹: ۴-۵) اور دوسری بار پھر جب مُقدس پولس رسول یروشلیم ہیکل میں دُعا کی حالت میں تھے تو اُن پر زندہ مسیح خداوند جلوہ گر ہوئے اور مُقدس پولس رسول نے خود یوں گواہی دی کہ:-

"جب مَیں پھر یروشلیم میں آکر ہیکل میں دُعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ مَیں بے خود ہو گیا۔ اور اس کو دیکھا کہ مجھ سے کہتا ہے۔ جلدی کر اور فوراً یروشلیم سے نکل جا۔ کیوں کہ وہ میرے حق میں تیری گواہی قبول نہ کریں گے۔" (اعمال ۲۲: ۱۷-۱۸)

اور رُوح القدس کی تحریک سے اور بہت ساری اعلیٰ انجیلی تعلیمات اور قیامت اور زندگی کی باتیں بھی خداوند یسوع مسیح نے اپنے رسولوں کو سکھائی تھیں۔ چنانچہ مُقدس

پولسؔ رسولِ مقبول نے رُوح القدس کی تحریک سے لکھا ہے کہ:-

اے بھائیو! میرا مطلب یہ ہے کہ گوشت اور خون خدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہو سکتے۔ نہ فنا بقا کی وارث ہو سکتی ہے۔ دیکھو مَیں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔ اور یہ ایک دم میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا۔ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا۔ اور مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔ اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکے گا اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہن چکے گا تو وہ قول پورا ہو گا۔ جو لکھا ہے۔ کہ موت فتح کا لقمہ ہو گئی۔ اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو فتح بخشتا ہے۔" (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۵۰-۵۷)

"اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو (مُردے) سوتے ہیں۔ اُن کی بابت تم ناواقف رہو تاکہ اوروں کی مانند جو نا اُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اُٹھا تو اُسی طرح خدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام

کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک
باقی رہیں گے۔ سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند
آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ
اُتر آئے گا۔ اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے پھر ہم
جو زندہ باقی ہوں گے۔ اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے۔
تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔ اور اس طرح ہمیشہ خداوند
(یسوع مسیح) کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم اِن باتوں سے ایک دوسرے
کو تسلی دیا کرو۔" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۳-۱۸)

"جب خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی
ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا اور جو خدا کو نہیں پہچانتے
اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری (انجیل) کو نہیں مانتے اُن
سے بدلہ لے گا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال
سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ یہ اُس دن ہوگا۔
جبکہ وہ اپنے مُقدسوں میں جلال پانے اور سب ایمان لانے والوں
کے سبب سے تعجب کا باعث ہونے کے لیئے آئے گا۔ کیونکہ تم
ہماری گواہی پر ایمان لائے اِسی واسطے ہم تمہارے لیئے ہر وقت
دُعا بھی کرتے ہیں کہ ہمارا خدا تمہیں اس بلاوے کے لائق جانے
اور نیکی کی ہر ایک خواہش اور ایمان کے ہر ایک کام کو قدرت
سے پُورا کرے تاکہ ہمارے خدا اور خداوند یسوع مسیح کے فضل
کے موافق ہمارے خداوند یسوع کا نام تم میں جلال پائے اور تم
اُس میں۔" (۲۔ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۱۲)

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا خیمہ کا گھر جو زمین پر ہے گرایا
جائے گا۔ تو ہم کو خدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے
گی جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے۔ چنانچہ ہم اِس میں کراہتے
ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے مُلبّس ہو
جائیں۔ تاکہ مُلبّس ہونے کے باعث ننگے نہ پائے جائیں۔ کیونکہ
ہم اس خیمہ میں رہ کر بوجھ کے مارے کراہتے ہیں۔ اس لئے نہیں
کہ یہ لباس اتارنا چاہتے ہیں بلکہ اس پر اور پہننا چاہتے ہیں
تاکہ وہ جو فانی ہے زندگی میں غرق ہو جائے اور جس نے ہم کو
اس بات کے لیئے تیار کیا ہے وہ خدا ہے۔ اور اُسی نے ہمیں رُوح
بیعانہ میں دیا۔ پس ہمیشہ ہماری خاطر جمع رہتی ہے۔ اور یہ جانتے
ہیں کہ جب تک ہم بدن کے وطن میں ہیں۔ خداوند کے ہاں سے
جلاوطن ہیں۔ کیونکہ ہم ایمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر
غرض ہماری خاطر جمع ہے۔ اور ہم کو بدن کے وطن سے جدا
ہو کر خداوند کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے۔ اسی واسطے ہم یہ
حوصلہ رکھتے ہیں کہ وطن میں ہوں۔ خواہ جلاوطن اُس کو خوش کریں
کیونکہ ضرور ہے کہ مسیح کے تخت عدالت کے سامنے جا کر ہم سب
کا حال ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ پائے
جو اُس نے بدن کے وسیلہ سے کیئے ہوں خواہ بھلے ہوں خواہ
بُرے۔" (۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱-۱۰)

"کیونکہ مسیح اسی لئے مُؤا اور زندہ ہُوا کہ مُردوں اور
زِندوں دونوں کا خداوند ہو۔" (رومیوں ۱۴: ۹)

اے عزیزو! اب میں تمہیں یہ دُوسرا خط لکھتا ہُوں۔ اور
یاد دہانی کے طور پر دونوں خطوں سے تمہارے صاف دِلوں
کو اُبھارتا ہُوں کہ تم اُن باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہیں
اور خداوند اور منجیؔ کے اُس حکم کو یاد رکھو۔ جو تمہارے رسُولوں
کی معرفت آیا تھا کہ یہ پہلے جان لو کہ آخیر دنوں میں ایسے ہنسی
ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے
اور کہیں گے کہ اُس (خداوند یسُوع مسیح) کے آنے کا وعدہ کہاں
گیا؟ کیوں کہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں۔ اُس وقت سے
اب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا خلقت کے شروع سے
تھا۔ وہ تو جان بوجھ کر یہ بھول گئے کہ خدا کے کلام (یعنی
خدا کے کلام نفسی کلمۃ اللہ مسیح) کے ذریعہ سے آسمان قدیم
سے موجود ہیں۔ اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم
ہے۔" (۲-پطرس ۳: ۱-۵)

اے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے۔
کہ خدا کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار
برس ایک دن کے برابر۔ خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا
جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ تمہارے بارے میں تحمّل کرتا
ہے۔ اِس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہے
کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ لیکن خداوند کا دن چور کی طرح
آجائے گا۔ اُس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد
ہو جائیں گے۔ اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پگھل

جائیں گے۔ اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے۔ جب
یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال
چلن اور دینداری میں کیا کچھ ہونا چاہیئے۔ اور خدا کے اُس
دن کے آنے کا کیا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہیئے۔ جس کے باعث
آسمان آگ سے پگھل جائیں گے۔ اور اجرام فلکی حرارت کی شدت
سے گل جائیں گے۔ لیکن اُس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان
اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں۔ جن میں راستبازی بسی رہیگی"
(۲-پطرس ۳: ۸-۱۳)

مگر اے بھائیو! اس کی حاجت نہیں کہ وقتوں اور موقعوں
کی بابت تم کو کچھ لکھا جائے۔ اس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے
ہو۔ کہ خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے۔ جس طرح رات کو
چور آتا ہے۔ جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن
ہے۔ اُس وقت اُن پر اس طرح ناگہاں ہلاکت آئے گی جس
طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں۔ اور وہ ہرگز نہ بچیں گے۔ لیکن تم اے
بھائیو! تاریکی میں نہیں ہو کہ وہ دن چور کی طرح تم پر آپڑے
کیونکہ تم سب نُور کے فرزند اور دن کے فرزند ہو۔ ہم نہ رات
کے ہیں نہ تاریکی کے۔ پس اَوروں کی طرح سو نہ رہیں بلکہ جاگتے
اور ہوشیار رہیں۔ کیونکہ جو سوتے ہیں رات ہی کو سوتے ہیں۔
اور جو متوالے ہوتے ہیں رات ہی کو متوالے ہوتے ہیں۔ مگر ہم جو
دن کے ہیں ایمان اور محبت کا بکتر لگا کر اور نجات کی اُمید کا
خود پہن کر ہوشیار رہیں" (۱-تھسلنیکیوں ۵: ۱-۸)۔

"اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوعؔ اپنے منُہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلّی سے نیست کرے گا اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشان اور عجیب کاموں کے ساتھ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی۔ اس واسطے کہ انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے اُن کی نجات ہوتی۔" (۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۸-۱۰)

ہم اُس تعلیم کو کس طرح الٰہی تعلیم قرار دیں گے جس نے خدا کے آسمانی بیٹے محبوبِ خدا زندہ مسیحِ مصلوب کی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کی عظیم قدرت کے سچے تاریخی واقعہ اور مسیحی فلسفہ توحید کی الہامی آسمانی صداقتوں کو غلط قرار دیا ہو۔ اور انجیلِ مُقدّس کی سچّی آسمانی تعلیمات کے بارے میں لوگوں کو خواہ مخواہ شبہ میں ڈال دیا ہے اور مسیح یسوعؔ مُجسّم کلمۃُ اللہ کے نجات بخش دعووں اور لاتبدیل وعدوں کو غلط قرار دیا ہے تاکہ لوگ زندہ مسیحِ مصلوب کے وسیلہ گناہوں سے نجات اور ہمیشہ کی زندگی سے محرُوم رہ جائیں اگر ناخواندہ لوگ خدا کے انجیلی فلسفہ تعلیم کو سمجھنے کے نااہل ہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ اُن کے علمِ ناقص پہ سوائے ماتم و افسوس اور دُعا کے ہم اَور کیا کر سکتے ہیں؟ مُقدس پولسؔ رسُول لکھتے ہیں: "کہ بعض ایسے ہیں۔ جو تمہیں گھبرا دیتے اور مسیح کی خوشخبری (انجیل) کو بگاڑنا چاہتے ہیں لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اُس خوشخبری (انجیل) کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی کوئی اَور خوشخبری (انجیل) تمہیں سنائے تو ملعُون ہو"

(انجیل خط گلتیوں ۱: ۷-۸)

اللہ کی باتیں

قُرآن شریف نے بھی کتابِ مُقدّس کی طرح زندہ مسیح کی آمدِ ثانی قیامت اور یومِ آخرت اور جنّت اور بہشت کا ذکر کیا ہے۔ اور کتابِ مُقدّس بائبل کی دُوسری باتیں، کچھ تعلیمات، کچھ مُوسوی شریعت کی رسُومات کا ذِکر کیا ہے۔ اگرچہ وُہ خداوند یسوُع مسیحِ مصلوُب کی انجیلی تعلیمات کے عین مطابق نہیں۔

نوٹ: قرآن مجید کے حوالہ جات کا اُردو ترجمہ "مترجمۃُ القرآن" شاہ عبدالقادر صاحب و شاہ رفیع الدّین صاحب کے اُردو ترجموں سے مولانا سید حکیم یٰسین شاہ صاحب سکنہ دھرم سالہ ضلع کانگڑہ نے بامحاورہ سلیس اُردو کیا۔ (ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور) کے مطابق لکھا گیا ہے۔

" اور نرسنگا پھُونکا جائے گا۔ پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رَبّ کی طرف دوڑیں گے"۔ کہیں گے ہائے ہماری کم بختی ہمیں ہماری نیند کی جگہ سے کس نے اُٹھایا؟ یہ وُہ ہے۔ جو رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسُولوں نے سچ کہا تھا۔" (رسُولوں سے مُراد یہاں مسیح کے رسول ہیں ناقل) (۳۶ سورہ یٰس ۵۱۔۵۲)

" اور نرسنگا پھُونکا جائے گا تو وہ اُسی وقت کھڑے

ہو جائیں گے کہ دیکھ رہے ہوں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ اور اعمال نامے رکھے جائیں گے۔ انبیاء اور گواہ حاضر کئے جائیں گے۔ اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر نفس کو جو اس نے کیا پورا بدلہ ملے گا۔ اور وہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں"

(سورۃ زمر ۶۸-۶۹)

-" اور نرسنگا پھونکا جائے گا یہ عذاب کے وعدہ کا دن ہے اور ہر شخص آئے گا۔ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور گواہ ہوگا" (۵۰ سورہ ق ۲۰-۲۱)

بہشت

1۔ "بے شک متقی چین کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں باریک اور گاڑھے ریشم کی پوشاک پہنیں گے۔ ایک دوسرے کی طرف منہ کئے ہوں گے۔ اسی طرح ہوگا اور گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ (بحور عین) ہم ان سے بیاہ دیں گے۔ ہر ایک میوہ خاطر جمعی سے وہاں منگوالیں گے" (سورہ دخان ۵۱ تا ۵۵)

۲۔" اس بہشت کا بیان جس کا متقیوں سے وعدہ ہوا ہے یہ ہے کہ وہاں اس پانی کی نہریں ہیں جس میں بدبو نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلا۔ اور شراب کی نہریں ہیں (وَ اَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ) جو پینے والوں کو

لذت دیتی ہے۔ اور صاف (جھاگ اتارے ہوئے) شہد کی نہریں ہیں۔ اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کا میوہ ہے۔ اور ان کے رب کی طرف سے معافی۔ کیا یہ لوگ اُن کی مانند ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اور وہ کھولتا پانی پلائے جائیں گے۔ پھر وہ اُن کی آنتڑیاں کاٹ ڈالے گا"؟ (۴۷ سورہ محمد ۱۵)

۳۔ بے شک متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے میوے کھانے والے جو انہیں اُن کے رب نے دیئے اور اُن کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچایا۔ جو عمل تم کرتے تھے۔ اس کے صلہ میں خوشگوار کھاؤ پیو۔ تختوں پر جو برابر برابر بچھے ہوں گے۔ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں اور ہم نے گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں (بحور عین) اُن سے بیاہ دی ہیں"۔۔۔۔۔ اور جس قسم کا میوہ گوشت وہ چاہیں گے ہم اُن کے لئے ریل پیل لگا دیں گے۔ وہاں وہ ایک دوسرے سے پیالے جھپٹ لیتے ہیں نہ اس میں بیہودہ گوئی اور گناہ۔ اور اُن کے آس پاس اُن کے جوان لڑکے (غلمان) پھرتے ہیں گویا وہ غلاف میں دھرے ہوئے موتی ہیں"۔ (سورہ طور ۱۷ تا ۲۰ و ۲۲ و ۲۳)

۴۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اُن دونوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اُن باغوں میں خوبصورت نیک عورتیں ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون

کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ گورے رنگ کی ہیں جو خیموں میں رُکی بیٹھی ہیں۔ پھر تم دونوں اپنے رَبّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اُن سے پہلے کوئی آدمی اور جنّ اُن سے ہم بستر نہیں ہُوا۔ پھر تم دونوں اپنے رَبّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ سبز قالینوں اور قیمتی نفیس چاندنیوں کے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔" (سورۂ رحمٰن ۶۷ - ۷۶)

(لیکن جنّت میں مسلمان عورتوں کے لیئے کوئی مقام نظر نہیں آتا)

۵۔ جڑاؤ تختوں کے اوپر۔ اُن پر آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ سدا رہنے والے لڑکے اُن کے پاس لیئے پھرتے ہیں۔ آبخورے اور کوزے اور ستھری شراب کے پیالے۔ اُس سے نہ سر دُکھے گا اور نہ بکواس لگے گی۔ اور میوے جیسے وہ پسند کریں۔ اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا چاہیں۔ اور گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں جیسے چھپے ہُوئے موتی۔ یہ اُن کے اعمال کا بدلہ ہے۔"

(سورۂ واقعہ ۱۵ - ۲۴)

۶۔ اور اُونچے بچھونوں میں۔ عورتوں کو ہم نے ایک اُٹھان پر اٹھایا ہے۔ پھر ہم نے انہیں کنواریاں بنایا۔ شوہروں کی پیاری ہم عمر بنایا۔ داہنی طرف والوں کے لیئے۔"

(سورۂ واقعہ ۳۵ تا ۳۸)

۷۔" اور باغ اور ریشمی لباس انہیں اُن کے صبر کا بدلہ دیا وہاں تختوں پہ تکئے لگا کر بیٹھیں گے نہ وہاں دُھوپ دیکھیں گے اور نہ جاڑا۔ اور اُن پر سائے جُھک رہے ہیں۔ اور

اس کے میوے نزدیک نزدیک رہے ہیں۔ اور اُن پر چاندی کے برتن اور شیشہ کے آبخوروں کا دَور چلے گا۔ یہ شیشے چاندی کے ہیں۔ پلانے والوں نے ان کا اندازہ کر رکھا ہے اور وہاں اُن کو ایسے پیالے بھی پلائے جائیں گے۔ جن کی ملونی سونٹھ ہے وہ ایک چشمہ ہے جس کا نام سَلسبیل ہے اور اُن کے پاس ہمیشہ رہنے والے نوجوان لڑکے پھرتے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے۔ تو بکھرے ہوُئے موتی سمجھے۔ اور جب تو وہاں دیکھے تو بڑی نعمت اور بڑی بادشاہی دیکھے۔ اُن کے اُوپر کی پوشاک سبز ریشمی باریک اور گاڑھے (ریشمی) کپڑے ہیں۔ اور اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور اُن کا رَبّ انہیں پاک شراب پلائے گا۔ (۷۶۔ سورۂ دہر ۱۲ تا ۲۱)

۸۔ وہ بہشت کے لوگ ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ بدلہ اُن کے اعمال کا۔ (سورۂ احقاف ۱۴)

۹۔" تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ تو اُن کے چہروں پر نعمت کی تازگی پہچانے گا۔ مہر لگی ہوئی خالص شراب اُن کو پلائی جائے گی۔

(سورۂ تطفیف ۲۴ - ۲۵)

۱۰۔" جو فاسق ہیں اُن کا ٹھکانا آگ ہے۔"

(سُورۂ سجدہ ۲۰)

۱۱۔" آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔" (۵۸ سورۂ حشر ۳)

کتاب مُقدّس کے انبیاء کرام کے ۲۵ یا ۲۶ نام قرآن مجید میں بھی آئے ہیں۔ لیکن ان انبیاء میں سے کسی نبی نے بھی بہشت

کا ایسا نقشہ اور منظر توریت اور زبور اور صحائف الانبیا میں بیان نہیں فرمایا۔ نیز لکھا ہے کہ بہشت میں داخل ہونے والوں کے ساتھ گورے رنگ کی موٹی موٹی آنکھوں والی کنواری حوریں بیاہ دی جائیں گی۔ جو خیموں میں بچھونے قالینوں پر لگائے اُن کا انتظار کرتی ہوں گی۔ اور ایک دوسرے سے شراب کے پیالے چھین جھپٹ کر لیں گے۔ ریشمی سبز رنگ کے کپڑے پہنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ اور کھانے کے لئے اُن کی حسب منشا میوے کھجوریں انار پرندوں کا گوشت اور غلمان شیشے چاندی کے آبخوروں میں شراب پیش کریں گے۔ جو خالص شراب مہر لگی سیل شدہ پلائیں گے۔ باغوں میں رہیں گے۔

لیکن اس بہشت میں مسلمان عورتوں کا کیا اجر مقام ٹھکانا ہوگا؟ اور خدای ذوالجلال کی حمد و تعریف کا کوئی حکم کوئی ذکر بھی نہیں آیا اس کی کیا وجہ ہے؟

اہمیت نماز

"وہ مجرموں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کون چیز دوزخ میں لائی؟ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں نہ تھے (۷۴، سورہ مدثر۔ ۴۲ تا ۴۳)

اہل اسلام نے مکہ شریف میں پنجگانہ نماز ہجرت سے دو سال پہلے بعد از معراج رسول پڑھنی شروع کی تھی۔ اس طرح حضور نے ۲۳ سالہ دورِ نبوت میں صرف ۱۲ سال تک پنجگانہ نماز پڑھی تھی۔ نماز کی عبارت کے عربی الفاظ بترتیب اور بلحاظ رکوع و سجدہ قرآن میں نہیں ہیں نماز صرف سُنت ہے اللہ کے حضور اُن عربی الفاظ کو اہمیت حاصل ہے جو قرآن میں موجود ہیں۔ جو عبارت قرآن میں موجود نہیں اُس کی کیا اہمیت ہوسکتی ہے؟

آسمانی آمدِ ثانی مسیح خداوند

خُداوند یسُوع مسیح نے یوم عدالت کے بارے میں فرمایا کہ:۔

"جب ابنِ آدم (مسیح خداوند) اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے۔ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کرے گا۔ جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اُس وقت بادشاہ (مسیح خداوند) اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا۔ آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنای عالم سے تمہارے لیئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔ کیونکہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں پردیسی تھا۔ تم نے مجھے اپنے گھر میں اتارا۔ ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا تم میرے پاس آئے۔ تب راستباز جواب میں اُس سے کہیں گے۔ اے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ ہم نے کب تجھے

پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ ہم
کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے۔ بادشاہ
جواب میں اُن سے کہے گا۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تم
نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ
یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔

پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا۔ اے ملعُونو! میرے
سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو ابلیس اور اُس
کے فرشتوں کے لیئے تیار کی گئی ہے کیونکہ مَیں بھُوکا تھا تم نے
مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ پردیسی
تھا۔ تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا۔ ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا
بیمار اور قید میں تھا۔ تم نے میری خبر نہ لی۔ تب وہ بھی جواب
میں کہیں گے۔ اے خداوند! ہم نے کب تجھے بھُوکا یا پیاسا یا
پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ
کی؟ اُس وقت وہ اُن سے جواب میں کہے گا۔ مَیں تم سے
سچ کہتا ہُوں۔ چونکہ تم نے اِن سب سے چھوٹوں میں سے کسی ایک
کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا۔ اِس لئے میرے ساتھ نہ کیا اور یہ ہمیشہ
کی سزا پائیں گے۔ مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔"

(انجیل متی ۲۵: ۳۱-۴۶)

"تم ایک دُوسرے کا بوجھ اُٹھاؤ۔ اور یوں مسیح کی شریعت
کو پورا کرو۔" (گلتیوں ۶: ۲)

خداوند یسُوع مسیح کی مذکورہ تعلیم حدیث نویس اہلِ اسلام

کو بھی بہت پسند ہے۔ اس لئے بعض حدیث نویسوں نے
اِسے مسیح خداوند کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے
احادیث میں رقم طراز کیا ہے۔ مسیح خداوند نے مسیحی ایمانداروں
کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے یہ عمدہ طریقہ تعلیم بیان فرمایا
ہے۔ اور وہ ہے محتاجوں کے ساتھ انسانی ہمدردی۔ مُقدس
پولُس رسُول لکھتے ہیں کہ:۔

"مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک مُنجی یعنی خداوند
یسُوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔

(فلپیوں ۳: ۲۰)

مسیحی تصوّرِ فردوس

(ماخذ از کتابِ مکاشفہ)

"یسوُع مسیح کا مکاشفہ جو اُسے خدا کی طرف سے اس لئے
ہُوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور
ہے۔ اور اُس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اُس کی معرفت
اُنہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا۔ جس نے خدا کے کلام
اور یسوُع مسیح کی گواہی کی یعنی اُن سب چیزوں کی جو اُس نے
دیکھی تھیں شہادت دی۔ اس نبوّت کی کتاب کا پڑھنے والا
اور اُس کے سُننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل
کرنے والے مبارک ہیں۔ کیوں کہ وقت نزدیک ہے۔

یوحنا کی جانب سے اُن سات کلیسیاؤں کے نام جو آسیہ میں
ہیں۔ اُس کی طرف سے جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے
اور اُن سات رُوحوں کی طرف سے جو اُس کے تخت کے سامنے
ہیں۔ اور یسوُع مسیح کی طرف سے جو سچّا گواہ اور مُردوں میں
سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا۔ اور دُنیا کے بادشاہوں
پر حاکم ہے۔ تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔ جو ہم
سے محبت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم
کو گناہوں سے خلاصی بخشی۔ اور ہم کو ایک بادشاہی بھی اور
اپنے خدا اور باپ کے لئے کاہن بھی بنا دیا۔ اس کا جلال

اور سلطنت اَبدالآباد رہے۔ آمین

دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔ اور ہر ایک آنکھ
اُسے دیکھے گی۔ اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا۔ وہ بھی دیکھیں
گے۔ اور زمین پر کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹیں
گے۔ بے شک آمین۔" (مکاشفہ ۱: ۱-۷)

"جب مَیں نے اُسے دیکھا تو اُس کے پاؤں میں مُردہ سا گر پڑا۔
اور اُس نے یہ کہہ کر مجھ پر اپنا دہنا ہاتھ رکھا کہ خوف نہ کر۔
مَیں اوّل اور آخر۔ اور زندہ ہوں۔ مَیں مَر گیا تھا اور دیکھ
ابدالآباد زندہ رہوں گا۔ اور موت اور عالمِ ارواح کی
کُنجیاں میرے پاس ہیں۔" (مکاشفہ ۱: ۱۷، ۱۸)

"تب اُن بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا مت رو
دیکھ! یہوداہ کے قبیلہ کا وہ ببر جو داؤد کی اصل ہے اُس
کتاب اور اُس کی ساتوں مہروں کو کھولنے کے لئے غالب
آیا اور مَیں نے اُس تخت اور چاروں جانداروں اور اُن
بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہُوا ایک برّہ کھڑا دیکھا۔ اُس
کے سات سینگ اور آنکھیں تھیں۔ یہ خدا کی ساتوں رُوحیں
ہیں جو تمام رُوئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔ اُس نے آکر تخت
پر بیٹھے ہُوئے کے دہنے ہاتھ سے اس کتاب کو لے لیا۔ جب
اُس نے کتاب لے لی۔ تو وہ چاروں جاندار اور چوبیس بزرگ
اُس برّہ کے سامنے گر پڑے۔ اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط
اور عُود سے بھرے ہُوئے سونے کے پیالے تھے۔ یہ مُقدّسوں

کی دُعائیں ہیں۔ اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے۔ کہ تُو ہی اس کتاب کو لینے اور اُس کی مُہریں کھولنے کے لائق ہے۔ کیونکہ تُو نے ذبح ہو کر اپنے خُون سے ہر ایک قبیلہ اور اہلِ زبان اور اُمّت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا اور اُن کو ہمارے خدا کے لیئے ایک بادشاہی اور کاہن بنا دیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں۔ اور جب مَیں نے نگاہ کی تو اُس تخت اور جانداروں اور بزرگوں کے گِرداگرد بہت سے فرشتوں کی آواز سُنی جن کا شمار لاکھوں اور کروڑوں تھا۔ اور وہ بُلند آواز سے کہتے تھے کہ ذِبح کیا ہُوا برّہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزّت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے۔ پھر مَیں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوقات کو یعنی سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں یہ کہتے سُنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اُس کی اور برّہ کی حمد اور عزّت اور تمجید اور سلطنت ابدُالآباد رہے۔ اور چاروں جانداروں نے آمین کہا اور بزرگوں نے گِر کر سجدہ کیا۔" (مکاشفہ ۵: ۵-۱۴)

مسیحی تصوّرِ فردوس میں سب مرد اور عورتیں ایسی حالت میں ہوں گے کہ اُن میں تذکیر و تانیث مرد اور عورت کا امتیاز نہ ہوگا۔ سب برابر ہوں گے۔ اور اُن میں بعد از قیامت بیاہ شادی اور کھانے پینے کی حاجت نہ ہوگی۔ اُن کی خوشیاں اور خوراک صرف خدا اور خدا کے برّہ کے تخت کے سامنے خدا کی اور برّہ کی حمد و تعریف ہوگی۔ مُقدّس پُولُس رسُول نے لکھا ہے۔ کہ خدا

کی بادشاہی میں مرد اور عورت سب ایک برابر ہوں گے۔

(گلتیوں ۳: ۲۸)

"اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہُوں۔ کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمّت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بِھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہُوئے تخت اور برّہ کے آگے کھڑی ہے اور بڑی آواز سے چِلّا چِلّا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے۔ جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اور برّہ کی طرف سے ہے اور سب فرشتے اس تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گِرداگرد کھڑے ہیں۔ پھر وہ تخت کے آگے مُنہ کے بل گِر پڑے اور خدا کو سجدہ کر کے کہا۔ آمین۔ حمد اور تمجید اور حکمت اور شُکر اور عزّت اور قدرت اور طاقت ابدُالآباد ہمارے خدا کی ہو۔ آمین

اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا یہ سفید جامے پہنے ہُوئے کون ہیں؟ اور کہاں سے آئے ہیں؟ مَیں نے اُس سے کہا کہ اے میرے خداوند تُو ہی جانتا ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا یہ وہی ہیں جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برّہ کے خُون سے دھو کر سفید کئے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں۔ اور اس کے مَقدِس میں رات دِن اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ اُن کے اوپر تانے گا۔ اِس

کے بعد نہ کبھی اُن کو بھوک لگے گی۔ نہ پیاس اور نہ کبھی اُن کو
دھوپ ستائے گی نہ گرمی۔ کیونکہ جو برّہ تخت کے بیچ میں
ہے وہ اُن کی گلہ بانی کرے گا۔ اور انہیں آبِ حیات کے
چشموں کے پاس لے جائے گا۔ اور اُن کی آنکھوں کے سب آنسو
پونچھ دے گا۔" (مکاشفہ ۷: ۹-۱۷)

مطلب یہ ہے۔ کہ فردوس میں خدا اور اُس کے برّہ کی دِن
رات حمد و تعریف ہی اُن کی خوراک اور خوشیاں ہوں گی۔

" اور جب ساتویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو آسمان پر بڑی
آوازیں اس مضمون کی پیدا ہوئیں۔ کہ دُنیا کی بادشاہی،
ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو گئی۔ اور وہ ابدلآباد
بادشاہی کرے گا۔ اور چوبیس بزرگوں نے جو خدا کے سامنے
اپنے تخت پر بیٹھے تھے۔ مُنہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کیا اور
یہ کہا کہ اے خداوند خدا قادرِ مطلق! جو ہے اور جو تھا۔
ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ کیونکہ تُو نے اپنی بڑی قدرت کو ہاتھ
میں لے کر بادشاہی کی۔ اور قوموں کو غصّہ آیا اور تیرا غضب
نازل ہُوا۔ اور وہ وقت آ پہنچا کہ مُردوں کا انصاف کیا جائے
اور تیرے بندوں نبیوں اور مُقدّسوں اور اُن چھوٹے بڑوں کو
جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے۔ اور زمین کے
تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔" (مکاشفہ ۱۱: ۱۵-۱۸)

زندہ مسیح مصلوب نے کفارہ کی رُوح میں اپنے مسیحی ایمانداروں
کو دُنیا میں محبت، خدمت، صُلح اور تعمیر و ترقی کے کاموں کے

لیئے تیار کیا ہے۔ لیکن غیر مسیحی اُس کے برعکس تخریب کاری کو بھی
مذہب کا نام اور فریضہ رُکن سمجھتے ہیں اور اسے مذہب کا
ضروری حصّہ قرار دیتے ہیں۔

" پھر مَیں نے تخت دیکھے اور لوگ اُن پر بیٹھ گئے اور
عدالت اُن کے سپرد کی گئی۔ اور اُن کی رُوحوں کو بھی دیکھا جن
کے سر یسوعؔ کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے
کاٹے گئے تھے۔ اور جنہوں نے نہ اُس حیوان کی پرستش کی تھی
نہ اُس کے بُت کی۔ اور نہ اُس کی چھاپ اپنے ماتھے۔ اور
ہاتھوں پر لی تھی وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ
بادشاہی کرتے رہے۔ اور جب تک یہ ہزار برس پورے نہ
ہو لئے باقی مُردے زندہ نہ ہوئے۔ پہلی قیامت یہی ہے
مُبارک اور مُقدّس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔
ایسوں پر دُوسری موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ خدا اور مسیح
کے کاہن ہوں گے اور اُس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی
کریں گے۔" (مکاشفہ ۲۰: ۴ تا ۶)

کیونکہ لکھا ہے کہ "لیکن تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی کاہنوں
کا فرقہ، مُقدّس قوم اور ایسی اُمّت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے۔"
(۱- پطرس ۲: ۹)

" پھر ایک اور کتاب کھولی گئی۔ یعنی کتابِ حیات اور جس
طرح اُن کتابوں میں لکھا ہُوا تھا۔ اُن کے اعمال کے مطابق مُردوں
کا انصاف کیا گیا اور سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا

اور اُن میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اُس کا انصاف کیا گیا۔ پھر موت اور عالمِ ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے یہ آگ کی جھیل دُوسری موت ہے۔ اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوُا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔" (مکاشفہ ۲۰: ۱۲-۱۵)

"پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہرِ مقدس نئے یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس اُترتے دیکھا اور وہ اُس دُلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لیئے سنگار کیا ہو۔ پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بُلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا۔ اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا۔ اور اُن کا خدا ہوگا۔ اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت رہے گی نہ ماتم رہے گا نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہُوا تھا اُس نے کہا دیکھ میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔ پھر اُس نے کہا لکھ لے۔ کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا۔ یہ باتیں پوری ہو گئیں۔ میں الفا اور اومیگا یعنی ابتدا اور انتہا ہوں۔ میں پیاسے کو آبِ حیات کے چشمہ سے مُفت پلاؤں گا۔ جو غالب آئے وہی اُن سب چیزوں کا وارث ہوگا۔ اور میں اُس کا خدا ہوں گا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں

اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بُت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ دُوسری موت ہے۔" (مکاشفہ ۲۱: ۱-۸)

ختمِ نبوت

خداوند یسوعؔ مسیح کا فرمانِ الٰہی یہ ہے کہ:۔

"شریعت اور انبیا یوحنا تک رہے" (انجیل لوقا ۱۶: ۱۶)

شریعت صرف ایک ہی نبی مُوسیٰ ابن عمرام کی معرفت دی گئی تھی مُوسوی شریعت کا دور زکریاہ نبی کے بیٹے یوحنا نبی یعنی یحییٰ تک رہا۔ گویا نہ تو یوحنا نبی کے بعد کوئی نیا نبی آئے گا۔ اور نہ مُوسوی شریعت کے بعد کوئی نئی شریعت آئے گی۔ چنانچہ یوحنا نبی کے بعد اسرائیل قوم ایک عظیم نبی مسیح موعود ابدی بادشاہ کی منتظر تھی۔ اس لیئے مسیح خداوند نے اور اسرائیل قوم نے یوحنا نبی کو آخری نبی اور مُوسوی شریعت کو آخری شریعت قرار دیا ہے۔ اسرائیل قوم آج تک کسی نبی کی نہیں بلکہ مسیح موعود ابدی بادشاہ کی منتظر ہے۔

خدا تعالیٰ کے مُقرب فرشتہ جبرائیل نے مسیح یسوع کے تجسّم و تولّد سے پیشتر گلیل کے شہر ناصرۃ کی ایک کنواری مریم مُقدسہ کو یہ خوشخبری دی کہ "تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا نام یسوعؔ رکھنا وہ مولود مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا۔ اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا۔ اور اُسکی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔" (انجیل لوقا ۱: ۲۶، ۳۱-۳۳) خداوند یسوعؔ مسیح نے فرمایا ہے کہ:۔ "اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" (انجیل متی ۲۸: ۲۰)

پس یہ ثابت ہُوا کہ ابدی بادشاہ زندہ مسیح مصلوب شاہِ آخرالزماں ہے۔

دینی سرگرمیاں

مسیحی ایمان کے انجیلی عقائد کو رُوئے زمین پر جو مقبولیت، جو عروج جو غلبہ اور جو فتح مندی حاصل ہے غیر مسیحی اُس کا بڑا حسد کرتے ہیں۔ خدا کی عطا کردہ جرأت مندی اور دلیری اور دانش و حکمت کی مدد سے مغربی لوگوں نے دنیا کے کثیر التعداد ممالک کو دریافت کیا۔ تاکہ دُنیا میں پھیل جائیں۔ اور آبادی کے تناسب کو پھیلا دیں۔ مثلاً امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور متعدد جزائر اُن کی دریافت ہیں۔ اُن ویران اور غیر آباد جنگل ممالک اور جزائر کو انہوں نے اپنی حکمت و دانش مندی، ہنرمندی اور محنت سے اس طرح آباد کیا ہے کہ اُن کو جنّت نما بنا دیا ہے۔ ٹھنڈے ممالک میں زیادہ تر مسیحی لوگ آباد ہیں۔ جو کوئی اُن ممالک میں جاتا ہے واپس آنے کا نام نہیں لیتا وہ سائنس و ٹیکنالوجی کی نئی نئی ایجادات میں دن رات نمایاں ترقی حاصل کر رہے ہیں۔ نظامِ شمسی اور فضا میں بھی اپنے تجربات و تحقیقات اور نئی نئی معلومات حاصل کرنے میں مصروف کار ہیں۔ کیونکہ کتابِ مُقدّس کی روشنی سے ذہن روشن ہوتا ہے اور سوچ بڑھتی ہے۔ مذہبی تحقیقات کے بارے میں بھی انہوں نے مسیحیت کے اصُولوں کو بہتر پایا۔ اور دلی عقیدت سے قبول کیا ہے مسیحیت کی خاطر کئی بار جانیں قربان کیں اور صلیبی جنگوں میں

مار کھائی۔ وہ لوگ موت کے خطرات سے کبھی نہیں گھبراتے اور نہ ڈرتے ہیں۔ نہ روپیہ پیسہ سے دریغ کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انسانوں کے آرام و مفاد کی خاطر اگر ہماری جانی قربانی سے کوئی جدید معلومات حاصل ہو جائیں تو اس سے بہتر زندگی کا اور کوئی بڑا مقصدِ حیات نہیں۔ کیونکہ دُوسروں کے مفاد کی خاطر کفّارہ کی رُوح میں قربانی کی زندگی بسر کرنا مسیحی زندگی کا مقصدِ حیات ہے اور کفّارہ کی رُوح میں محبت و قربانی اور جانثاری کا جذبہ اور فلسفۂ تعلیم انہوں نے زندہ مسیح مصلوُب کی زندگی اور جانثاری کے نمونہ اور انجیلی تعلیمات سے حاصل کیا ہے۔ مسیحیت دُوسروں کی مدد اور دوسروں کے مفاد اور بہتری کے لیئے کچھ کر دکھانے کا نام اور دُوسروں کو فیض رسانی ہے۔

ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے دُنیا کو مذہبی تفریق میں تقسیم کر دیا ہے۔ یعنی پرانی دُنیا۔ جس میں ایشیا اور کچھ یوُرپین ممالک شامل ہیں۔ نئی دنیا جس کو کولمبس نے دریافت کیا۔ جس میں شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ اور کینیڈا شامل ہیں۔ جن کو یورپین اقوام نے آباد کیا ہے پرانی اور نئی دنیا ترقی یافتہ زندہ قومیں کہلاتی ہیں۔ ان کا مذہب بھی قریباً ایک ہی ہے ترقی پذیر ممالک کے لوگ اپنے آپ کو تیسری دُنیا کے لوگ کہتے ہیں۔ ان کا مذہب بھی قریباً ایک ہی ہے۔ وہ اپنے آپ کو اعلیٰ مذہب کے لوگ کہتے ہیں۔ پُرانی اور نئی دنیا کے لوگ تعلیمی اور صنعتی اور سائنسی اور ٹیکنالوجی اور اقتصادی لحاظ سے ترقی یافتہ ہیں۔ اور تیسری دنیا کے لوگ تعلیمی اور صنعتی اور سائنسی اور

ٹیکنالوجی اور اقتصادی لحاظ سے ترقی یافتہ اقوام اور ممالک کے
محتاج ہیں۔ اس لیئے وہ ترقی پذیر تیسری دنیا کہلاتی ہے۔ ترقی یافتہ
زندہ قوموں کا مذہب ان کی ترقی میں حائل نہیں لیکن تیسری دنیا
کے ترقی پذیر ممالک میں مذہب اُن کی ترقی میں حائل ہے کیونکہ
کتاب مُقدس کے خدا کے ماننے والوں کی بابت خدا نے بڑے
بڑے وعدے کئے ہیں۔ اُن میں سے ایک وعدہ یہ ہے:۔

"خداوند حکمت بخشتا ہے۔ علم و فہم اسی کے مُنہ سے
نکلتے ہیں۔ وہ راستبازوں کے لیئے مدد تیار رکھتا ہے"۔
(سُلیمان کی امثال ۲: ۶-۷)

"مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں۔ کیونکہ وہ زمین کے وارث
ہوں گے"۔ (فرمانِ مسیح خداوند انجیل متی ۵: ۵)

بعض لوگ دُوسروں کی مدد سے فیضیاب ہو کر اسے اپنے
مذہب کی وجہ سے ترقی ظاہر کرتے ہیں۔ کوئل ایک بڑا ہوشیار
پرندہ ہے۔ جو آموں کے موسم بہار میں پنجاب میں شمال کی طرف
سے آتا ہے۔ وہ خود اپنے لیئے گھونسلے نہیں بناتے بلکہ کوؤں
کے بنے بنائے گھونسلوں میں اُن کے انڈوں میں اپنے انڈے دے
دیتے ہیں۔ اِس طرح کوؤں کے انڈوں کے ساتھ ہی کوئل کے انڈوں
سے بھی بچے نکل آتے ہیں۔ اور اُن کی پرورش بھی کوّے ہی کرتے
ہیں۔ پھر کوئل اپنے بچوں کو اپنے ساتھ شمال کی طرف لے جاتے ہیں
بعض لوگوں کی ترقی کا راز بھی یہی ہے۔

ٹھنڈے اور خوشگوار خوبصورت اور صاف ستھرے ممالک

کی خوشحالی کے لالچ میں متعدد مشرقی لوگ مغربی ممالک کا رُخ کر
رہے ہیں۔ اور اُن میں ہر جائز و ناجائز طریقہ سے داخل ہونا
بڑی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔

تاہم وہ مغربی لوگوں سے مذہبی حسد و تعصب رکھتے ہیں۔
اور سوچتے ہیں کہ کاش یہ مغربی ممالک ہمارے مشرقی مذہبی دینی
بھائیوں کے ممالک ہوتے۔ لہٰذا وہ ناقابلِ استعمال بوسیدہ چرچز
یعنی پُرانے گرجوں کو کسی رفاعی مقاصد کی خاطر حاصل کر لیتے ہیں۔
اور پھر اُن چرچز کو بطورِ مسجد یا مندر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ
اُن چرچز کو مشرقی طرز کی مسجدوں کی شکل میں تبدیل کر کے اُن پر
لاؤڈ سپیکر نصب نہیں کر سکتے۔ چنانچہ مشرقی لوگ اپنے لیئے اُن
پُرانے چرچز کو حاصل کرنا اپنے دین کی بڑی فتح سمجھتے ہیں لیکن
مغربی تہذیب کو کوستے رہتے ہیں۔ پاکستان میں مساجد کا قدیمی
طرزِ تعمیر جیسے بادشاہی مسجد لاہور اور دوسری بڑی بڑی پُرانی
مساجد کے تین تین گنبد اور چار چار بُلند مینار نظر آتے ہیں۔ لیکن
نئی مساجد کا طرزِ تعمیر اُن سے بڑا مختلف ہے۔ اب ایک گنبد
اور ایک بُلند مینار بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح دورِ حاضرہ کی
تہذیب اور حالات کے پیشِ نظر قرآن مجید کے اُردو زبان میں پہلے
مسلم عُلماء کے تراجم میں اور جدید اردو تراجم میں بڑا فرق پیدا کر
جاتے ہیں۔ اور ہر فرقہ کے اپنے مطلب کی احادیث بھی مختلف ہیں۔
جو فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دیتی ہیں۔ اور جھگڑوں اور فتنوں
کا سبب بنتی ہیں۔ اِس کے باوجود اُن کو اپنے سینوں سے لگائے پھرتے

ہیں۔ درحالیکہ تمام احادیث حضور کے ڈھائی تین سو سال بلکہ
بعض چار سو سالوں بعد اُن بزرگوں نے قلم بند کی تھیں جن کو نہ کبھی
حضور کے دیدار و نیاز حاصل ہوئے تھے نہ اُن کی زبانِ مبارک
سے احادیث اور روایات کو سُننے کا اتفاق ہُوا تھا۔ مشرقی لوگ
مغربی ممالک کو اُن کی مذہبی غفلت سے بیدار کرنے کا ذریعہ تو بن سکتے
ہیں۔ لیکن کسی مشرقی رسوماتی دین کو قبول نہیں کر سکتے۔ البتہ شادی کی
رغبت سے کسی کا دین تبدیل کر لینا الگ بات ہے۔ مسیحیت خواندہ
لوگوں کی پسند کا مذہب ہے۔

مسیحیت کا یہ بھی ایک بڑا معجزہ ہے۔ کہ اُس کی ابتدا تو مشرق
میں یروشلیم شہر سے شروع ہوئی۔ لیکن اُس کی مقبولیت زیادہ
تر مغربی ممالک میں ہے۔ اور اُس کی اشاعت تحقیقات اور بشارت
کے مراکز بھی مغرب میں زیادہ ہیں۔ ۷۱۱ء میں جب سپین کے بادشاہ
راڈرک اور کاؤنٹ جولین کی چپقلش سے اسلام سپین میں آیا تو کوئی زمانہ
تھا۔ جب اسلام سپین میں بڑا مضبوط ہُوا لیکن صدیاں گذر جانے کے
باوجود اسلام کو سپین سے آگے مقبولیت حاصل نہ ہوئی پھر ایسا
زمانہ بھی آیا۔ کہ سپین میں اسلام دیکھنے میں نہ آیا۔ اور اُن کی ایجادات
کے نشانات وہاں نہ ملے۔ جس تیزی سے اسلام سپین میں داخل ہُوا
تھا اسی طرح تیزی سے واپس آ گیا۔ مغرب میں مذہب کے نام پر
تخریب کاری کی اجازت نہیں۔ مشرقی لوگ مغربی ممالک میں جاکر
اپنی دینی زندگی کے کردار کا چنداں مظاہرہ نہیں کرتے وہ مسیحی عقائد
پر اعتراضات اور سوالات کی بوچھاڑ تو کر سکتے ہیں لیکن خود کوئی

بہتر محبت اور قربانی کی تعلیم پیش نہیں کر سکتے۔ مغربی لوگوں کی مذہبی
پسند کا معاملہ اور مذہب کے بارے میں دماغی سوچ اور معیارِ زندگی
بڑا بلند اور مختلف ہے۔ اس لئے اُن کا مسیحی مذہب کو چھوڑنا اور
کسی رسوماتی مذہب کی شریعت کی قید میں آنا مشکل ہے۔ مغربی
ممالک میں جاکر مشرقی لوگوں کی نئی نسل نئی پود اپنے آبا و اجداد کے
موروثی رسوماتی دین سے لاپرواہ اور مغربی آزادانہ تہذیب
کا شکار ہو رہی ہے۔ جس کا اُن کے بزرگوں اور لواحقین کو خطرہ
لاحق ہے۔ کہ وہ دین سے بہت دُور جا رہے ہیں۔ کیونکہ آزاد
خیال لوگوں کو مذہبی رسوماتی پابندیاں راس نہیں آتیں ؎

آزاد جس نے رہ کر دن اپنے ہوں گذارے
اُس کو بھلا خبر کیا یہ قید کیا بلا ہے

مسیحیت ظاہر داری اور مذہبی رسوماتی شریعت کا مذہب
نہیں بلکہ اس میں باطنی پاکیزگی کی تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ وہ
بڑی خاموشی سے اپنی مذہبی سرگرمیوں میں اور انسانی ہمدردی
کے محبت و اُخوت کے اصولوں میں سرگرم رہتے ہیں۔ اُن
میں اظہارِ خیالات اور مذہبی سوچ وبچار کی آزادی ہے تہذیب
و تمدن اور طرزِ رہائش کی آزادی ہے۔ لباس اور خوراک کے بارے
میں اُن پر کوئی مذہبی پابندی نہیں۔ البتہ شریعت کے مطابق مسلمان
سُؤر کے اور یہودی لوگ اونٹ اور سُؤر کے گوشت سے پرہیز
کرتے ہیں۔ کیونکہ موسوی شریعت میں اونٹ اور سُؤر کا گوشت حرام
ہے۔ سنہ ۷ھ جنگ فتح خیبر کے دِنوں گدھوں کا گوشت کھانا حرام

ہوا تھا۔ (نقل از روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۱ اگست ۸۱ء مضمون ڈاکٹر خالد غزنوی)

مغربی لوگوں کی آزادی کو بدی کا پردہ سمجھنے والے سخت غلطی
پر ہیں۔ بعض اُن کی آزادی سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں اور مشرقی
لوگ اپنے مفاد کی خاطر مغربی ممالک میں جاکر مغربی آزادی کو تو پسند کرتے
ہیں لیکن اپنے مشرقی ممالک میں ایسی آزادی کو برداشت نہیں کرتے
بلکہ مغربی عورتوں کے پیچھے بھاگتے ہیں کہ گویا وہ جنّت کی حوریں ہیں۔ اپنے
دین کے اخلاقی اصولوں کے بارے میں بڑا چرچا کرتے ہیں لیکن وہ اپنی مغربی
بیویوں سے اپنی مشرقی بیویوں کے بارے میں اور اپنی مشرقی بیویوں
سے اپنی مغربی بیویوں کے بارے میں غلط بیانی اور پردہ داری کرتے ہیں۔
مشرقی لوگ جو مغربی ممالک میں مستقل رہائش اختیار کر گئے ہیں۔ انشاء اللہ
وہ مغربی مذہب و تہذیب کے سمندر میں مدغم ہو جائیں گے۔

۵ دین ہو گرم تو گرمی میں گرم رہتا ہے
دین ہو گرم تو سردی میں سکڑ جاتا ہے

اشاعتِ دین کے متعلق رپورٹیں تو بڑی حوصلہ افزا ہیں۔
لیکن گناہوں سے نجات اور ہمیشہ کی زندگی تو زندہ مسیحِ مصلوب
کے اختیار میں ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور (۳) ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۸۶ء ملاحظہ فرمائیں۔

فرقہ وارانہ اختلافات سے گریز کیجئے

"پاکستان سے علماء مشائخ کی ایک تعداد وقفے وقفے سے تبلیغ
اسلام کے لیئے بیرونی ملکوں کا دورہ کرتی رہتی ہے۔ اسلام کی
تبلیغ واشاعت ایک مقدس فریضہ ہے اور بالخصوص علماء حضرات
پر اس کی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن یہ شکایت بھی کئی
مرتبہ سُننے میں آئی ہے۔ کہ بعض علماء باہر جاکر مسلمانوں کے درمیان
گروہی اور فروعی اختلافات کو ہوا دینے اور بیرون ممالک میں
مقیم مسلمانوں کے درمیان تصادم کی فضا پیدا کرتے ہیں۔ اس کا واضح
ثبوت یہ ہے کہ لنڈن میں بعض مساجد میں ہلڑ بازی اور تصادم
کے بعد حکومت نے اُن مسجدوں پر تالے ڈال دیئے اور یہ
مقامات اللہ اکبر کی صدا اور مسلمانوں کی عبادت سے محروم
ہو گئے۔ یہ صورتِ حال بلاشبہ المناک ہے کہ بعض علماء تبلیغ دین
کے نام پر مسلمانوں میں تفریق و انتشار پیدا کرنے اور بیرون ممالک
میں اسلام کے لیئے تضحیک کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ اسلامک سنٹر
برمنگھم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر خالد علوی نے اپنے ایک بیان میں خدشہ
ظاہر کیا ہے کہ بعض فرقہ پرست علماء کی اس روش سے برطانیہ
میں مقیم مسلمانوں کی آئندہ نسل مُلحد ہو جائے گی اور مسجدوں کو تالے
لگ جائیں گے۔

ہمارے بعض ایسے علمائے کرام بھی تبلیغ کے نام پر بیرونی ممالک

کے اکثر دورے کرتے رہتے ہیں۔ جن کا مبلغ علم بھی محل نظر
ہوتا ہے اور وہ کم از کم انگریزی زبان سے یکسر نابلد ہوتے ہیں۔
حکومت کسی شخص کو باہر جانے سے تو نہیں روک سکتی۔ اس لیئے
یہ بات خود علماء کرام کے سوچنے کی ہے۔ کہ وہ اس طرح دین کی کیا
خدمت کر رہے ہیں؟

اسلام اتحاد و اتفاق کا دین ہے۔ مسلمانوں کی صفوں میں
گروہی اختلافات کو ہوا دینا دین کی خدمت نہیں بلکہ اسلام
اور مسلمانوں کی دوسروں کی نگاہوں میں تذلیل کرنے کے مترادف
ہے۔" (بشکریہ روزنامہ جنگ)

خداوند یسوع مسیح مجسم کلمۃ اللہ نے اسرائیلیوں کو فرمایا کہ:۔
"تم کتاب مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی
تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔ پھر بھی تم زندگی
پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔" (انجیل یوحنا ۵: ۳۹-۴۰)

اپنے مقدس رسولوں کو فرمایا:۔
کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور
زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا
تا کہ کتاب مقدس کو سمجھیں اور اُن سے کہا یوں لکھا ہے کہ مسیح دکھ
اٹھائے گا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ اور یروشلیم
سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی
منادی اس کے نام سے کی جائے گی۔ تم ان باتوں کے گواہ ہو۔"
(انجیل لوقا ۲۴: ۴۴-۴۸)

مقدس یوحنا عارف نے لکھا ہے کہ:۔
"دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے
دیکھے گی اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا۔ وہ بھی دیکھیں گے اور زمین
پر کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ بیشک آمین۔"
(مکاشفہ ۱: ۷)

مقدس پولس رسول لکھتے ہیں:۔
اور اُس مبارک اُمید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع
مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں جس نے اپنے آپ کو
ہمارے واسطے دے دیا۔ تا کہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی
سے چھڑا لے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک
ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔"
(خط بنام ططس ۲: ۱۳-۱۴)

اور تو بچپن سے اُن پاک نوشتوں سے واقف ہے
جو تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے
لئے دانائی بخش سکتے ہیں۔"
(۲- تیمتھیس ۳: ۱۵)

برکت اے خاں کی تصانیف